عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۷

ختم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی چند خصوصیات

۱۷ اگست کے حادثہ سے پہلے ہفت روزہ ختم نبوت کا گزشتہ سال جولائی میں ایک تاریخی اداریہ

* * *

رشتہ داروں کے حقوق

عمل کی روح اخلاص

10 جون کے مباہلہ کے چیلنج کا انجام

مرزا طاہر کی ذلت در ذلت

مرزا طاہر کو ذرا بھی غیرت و شرم ہو تو !

چلّو بھر پانی میں ڈوب مرے

حضرت مسیح ابن مریمؑ کی ایک اہم نشانی حج بیت اللہ

مرزا قادیانی کا دعوائے مسیحیت اور حج سے محرومی

توہینِ رسول پر مبنی کتاب سندھ کیسے پہنچی

★ محمد رشید زاہد بالاکوٹ

روزنامہ نوائے وقت ۱۵ جون ۱۹۸۹ء کے ایک اداریہ بعنوان "پیغمبر اسلام کی ایک اور توہین" پڑھا۔ اخبار نے باوثوق ذرائع سے یہ اطلاع دی ہے کہ ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان سے ایک کتاب چھپ کر سامنے آئی ہے اور وہ کسی نہ کسی طرح ہمارے ملک کے ایک حساس صوبے سندھ میں پہنچ چکی ہے۔ اور کھلے بندوں تقسیم ہو رہی ہے۔ اس کتاب کو پاکستان کے ایک حساس صوبے میں کیوں بھیجا گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ صوبہ سندھ میں جب سے کنور ادریس نامی ایک قادیانی کو صوبے کا چیف سیکرٹری بنایا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ شروع ہوا ہے۔ رسالہ ختم نبوت نے بار بار اپنے اداریے میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ سندھ کے حالات کو دیکھتے ہوئے قادیانی چیف سیکرٹری کو فوراً برطرف کیا جائے۔ لیکن تادم تحریر وہ اس عہدے پر فائز ہے۔ اور اس کی جماعت کے سرکردہ ارکان کو بھی اونچے اونچے عہدوں پر حکومت نے فائز کر دیا ہے۔ سندھ کے حالات خراب کرنے میں قادیانی لابی کا پورا ہاتھ ہے انشاءاللہ شاہین ختم نبوت ان ہاتھوں کو توڑ کر دم لیں گے۔ وہ کتاب جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔ وہ اس صوبے میں لائی گئی ہے۔ کیونکہ وہاں پر شاتم رسول ایک اونچے عہدے پر فائز ہے۔ اس کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ قادیانی منظم ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری قوم قادیانی جماعت کی شرارتوں سے باخبر رہے۔ آخر میں حکومت سے مطالبہ ہے کہ جو کتاب ہندوستان سے شائع ہو کر سندھ تک پہنچ چکی ہے۔ اس کو فوراً ضبط کیا جائے۔

بائیکاٹ کیجئے

★ محمد اورنگ زیب اعوان ہری پور

قرآن اور صاحب قرآن جس کی وجہ سے انسانیت کو روشنی ملی۔ جو کہ انسانیت کے لئے احسان عظیم ثابت ہوا۔ اسی صاحب قرآن کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں اس محسن اعظم کے متعلق قادیانی گندی اور غلیظ زبان میں کتابیں چھاپ رہے ہیں۔ اور قرآن کریم جو کہ کلام ربی ہے۔ قادیانی اس میں نہ صرف تحریف کر رہے ہیں۔ بلکہ آگ لگا رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ ان دشمنان ختم نبوت کے ساتھ مسلمانوں کے برادرانہ تعلقات ہیں۔ میری تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ وہ قادیانیوں کا معاشی اور سماجی بائیکاٹ کریں۔ تاکہ بروز محشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔ ملت اسلامیہ کے نوجوانوں سے میری اپیل ہے کہ وہ اپنی ابھرتی ہوئی جوانیاں تحفظ ناموس رسالت کے لئے وقف کر دیں۔

بزم ختم نبوت

ساری قوم ممنون ہے

★ قاری کرامت حسین عابد اندروٹ آزاد کشمیر

آپ ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ساری قوم آپ کی ممنون ہے کہ آپ مرزائی کافروں اور مرتدوں کا منافقانہ رویہ اور سازشیں بے نقاب کر رہے ہیں۔ یہ ملک اور ہم لوگوں پر آپ کا احسان ہے۔ میں رسالہ ختم نبوت دو سال سے پڑھ رہا ہوں۔ اور خوب مستفید ہوتا ہوں۔

حیدرآباد دکن میں مرزائیوں کا صد سالہ جشن

★ متحدہ عرب امارات سے ایک خط

یہاں شائع ہونے والے ایک اشتہار سے ظاہر ہے کہ مرزائی عالم اسلام میں یکہ و تنہا اور گھرے ہوئے ہیں۔ اپنے آپ کو سچا مسلمان کہنے والے ان مرتدوں کے صد سالہ جشن کی تقریب سے خطاب کرنے والوں میں مشرکین کافرین اور خود یہ مرتدین تھے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ تعزی مذہب آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بت پرستی اور کفر کو مٹانے کے لئے آیا تھا۔ یہ مرزائی ان ہی مشرکین کو اشتہار میں عزت مآب اور ان سے اپنے سچا ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں۔ کافرین و مشرکین کا پذیرائی کرتے ہیں۔ ہر ملک میں یہ کافر اور مشرکوں کے غلام بےدام ہیں۔ سوائے مسلم ممالک کے جہاں یہ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ اللہ کا ارشاد ہے "ہم نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ اور یہ ان کے سی دیئے ہیں۔ کیونکہ یہ جہنم کے آخری طبقے کے باسی ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے" مرزائیوں سے میری گذارش ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے اور دوشن دماغ سے اپنے مذہب کی باریکی سے چھان بین کریں۔ اور مرزا غلام پر لعنت بھیجیں۔ آپ دائرہ اسلام میں داخل ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اقرار کر کے اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ دونوں راستے آپ کے سامنے ہیں۔ موت کا کسی کو کوئی علم نہیں۔ موت کے وقت توبہ بھی قبول نہ ہوگی۔

شیزان کا بائیکاٹ

★ غلام عباس چغتائی احمد آباد کوٹ سماہہ

میں پچھلے سال سے لگاتار بلکہ باقاعدگی سے ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس ہفت روزہ

باقی صفحہ ۲۴ پر

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

سونا جیولرز

آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

فون نمبر: ۲۵۰۸۰ ۲۷

ہفت روزہ ختم نبوت

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE KHATME NUBUWWAT

اشاعت : ۱۰ تا ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ
مطابق ۱۴ تا ۲۰ جولائی ۱۹۸۹ء
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ٦

مدیر مسئول : عبدالرحمٰن باوا

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اس شمارے میں

نمبر شمار	خام مضمون	صفحہ نمبر
۱	حضور ختم الرسلؐ کی خصوصیات	۴
۲	اسلام کی نام لیوا حکومت	۵
۳	اطاعت نبی کریمؐ	۶
۴	عمل کی روح، اخلاص	۷
۵	حضرت تھانویؒ کی نصیحتیں	۸
۶	رشتہ داروں کے حقوق	۹
۷	عورت کے دو روپ	۱۱
۸	۱۰ جون کے مباہلہ کے چیلنج کا انجام	۱۲

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ فرانس

برما ـــ محمود یوسف

نارتھ امریکہ

- ٹورنٹو ـــ حافظ سعید احمد
- ویسٹ پیگ ـــ میاں حمید
- مونٹریال ـــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ـــ کرامت اللہ
- شکاگو ـــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ـــ مزمل سید
- وینکوور ـــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ـــ عامر رشید

بیرون ملک نمائندے

- قطر ـــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- امریکہ ـــ چوہدری محمد شریف کوری
- دوبئی ـــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ـــ قاری وصیف الرحمٰن
- سنگاپور ـــ سید دبیر حسن بخاری
- ہالینڈ ـــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ـــ اے کیو انصاری
- برطانیہ ـــ محمد اقبال
- اسپین ـــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ـــ محمد ادریس
- ناروے ـــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ـــ محمد نذیر افریقی
- ماریشس ـــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ـــ اسماعیل نائڈا
- ری یونین فرانس ـــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ـــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ـــ خشاق الرحمٰن

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

محبوبِ کل۔ ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات

تمام انبیاء و سابقین پر جو فضیلتیں اور خصوصیتیں ہمارے پیغمبر و آقا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب جلیل کی بارگاہ سے عنایت ہوئیں ان کا احاطہ کرنا تو بہت مشکل ہے البتہ ذریعہ شفاعت و نجات سمجھتے ہوئے چند ایک کا ذکر خیر کر دیا ہے۔ اللہ جل شانہ قبول و مقبول فرمائے۔ (آمین)

- آپ ہی کا روح (نور) تمام مخلوقات سے پیدائش و پیغمبری میں پہلے ہے۔
- آپ ہی پر ایمان لانے کا عہد پیمان اللہ تعالیٰ نے باقی پیغمبروں سے لیا۔
- آپ ہی نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اقرار میں بلیٰ کہا۔
- آپ ہی باعثِ تخلیقِ کائنات و مخلوقات ہیں۔
- آپ ہی خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کسی پیغمبر یا نبی کا آنا قطعی طور پر ناممکن ہے۔
- آپ ہی کی اُمت آخری اُمت اور آپ ہی کی شریعت آخری شریعت ہے جو قیامت تک باقی رہے گی۔
- آپ ہی کا اسم شریف ملائکہ درود شریف کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔
- آپ ہی کا اسم شریف عرش مجید پر اور آسمان و جنت میں لکھا ہے۔
- آپ ہی کا اسم شریف اذان و اقامت نماز آخر التحیات میں یاد کرنے کا حکم ہے۔
- آپ ہی کی خوشخبری کتب سابقہ میں انبیاء سابقین کی زبانی دی گئی۔
- آپ ہی کی دنیوی پیدائش کے وقت شیاطین آسمانوں سے روکے گئے۔
- آپ ہی کی پشت مبارک پر مہر ختم نبوت موجود تھی جو بالکل دل کے سامنے تھی۔
- آپ ہی کے ہزار اسماء مبارکہ ہیں جو اپنی جگہ کتب سیر میں لکھے ہوئے ہیں۔
- آپ ہی کے بہت سے اسماء لطیفہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ کے ساتھ مشترک ہیں۔
- آپ ہی کا اسم شریف احمدؐ ہے پہلے کسی کا نہیں ہوا۔
- آپ ہی پر سفر کی حالت میں ملائکہ مقربین سلام کیا کرتے تھے۔
- آپ ہی تمام بنی آدم سے حقیقی حسن میں زائد تھے۔ حضرت یوسفؑ کا حسن گویا آپ کے حقیقی حسن کا ایک حصہ تھا۔
- آپ ہی نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا۔
- آپ ہی کے وجود مسعود کی برکت سے شیاطین کا چوری آسمانوں پر جانا بند ہوا۔
- آپ ہی معراج جسمانی سے تا مقام قاب قوسین مشرف ہوئے۔
- آپ ہی نے شب معراج میں تمام پیغمبروں کو امامت کرائی۔
- آپ ہی کے لشکر میں فرشتوں کا بڑا گروہ داخل ہو کر ممد و معاون ہوا۔
- آپ ہی وہ اُمی نبیؐ ہیں جن کو پیغمبری اور کتاب مقدس ملی۔
- آپ ہی کی کتاب (قرآن مجید) کو تحریف سے محفوظ رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔
- آپ ہی کو دائمی معجزہ یعنی قرآن مجید عطا ہوا۔
- آپ ہی کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے معجزات عطا فرمائے۔
- آپ ہی تمام کائنات کے پیغمبر و رسول ہیں۔
- آپ ہی کا وجود مبارک تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔
- آپ ہی کی عمر مبارک کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی۔
- آپ ہی کے اعضاء مبارکہ کی اللہ تعالیٰ نے جدا جدا تعریف فرمائی۔
- آپ ہی کا اسم مبارک اللہ تعالیٰ نے وصف رسالت کے ساتھ یاد فرمایا۔
- آپ ہی کو دونوں مرتبے حبیب اور خلیل کے عطا ہوئے۔
- آپ ہی کو دونوں بزرگیاں کلام الٰہی اور دیدار الٰہی شب معراج میں نصیب ہوئیں۔
- آپ ہی کا رعب و دبدبہ آپ کے اعداء پر اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا تھا۔
- آپ ہی کی ازواج مطہرات تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ ان کا ثواب دوسری عورتوں سے زیادہ ہے۔
- آپ ہی کے صحابہ کرامؓ سوائے پیغمبروں کے تمام عالم سے افضل و برتر ہیں۔
- آپ ہی کی ازواج مطہرات اُمت پر حرام ہو گئیں۔
- آپ ہی سے ملک الموت نے وقت وفات اذن حاصل کیا۔
- آپ ہی کا ستر مبارک عمداً کسی نے نہیں دیکھا۔
- آپ ہی کا روضہ اطہر چودہ طبقوں سے افضل و اشرف ہے۔
- آپ ہی کا حال قبر میں بعد سوال ربوبیت اللہ تعالیٰ کے میت سے پوچھا جائے گا۔
- آپ ہی کا شہر مدینہ منورہ تمام روئے زمین کے شہروں سے بہتر ہے۔

"صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین"

غلام فرید شاکر ——— کلور کوٹ

اسلام کی نام لیوا پنجاب حکومت غیرت کرے۔

گذشتہ سال قادیانیوں نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ اپنے سالانہ جلسے (جو ان کے نزدیک ظلی حج ہے) کا پروگرام بنایا۔ قادیانی اخبار نے اشتہار شائع کئے۔ اور تمام قادیانیوں کو ترغیب دی کہ وہ اس جلسے کو کامیاب بنائیں۔

ممکن ہے اس موقعہ پر مرزا طاہر کو بھی پاکستان میں لانے کا پروگرام بنایا ہو۔ لیکن امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت چونکہ قادیانی تبلیغ نہیں کر سکتے اور اس جلسے کا مقصد تبلیغ ہوتا ہے۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ایک وفد ترتیب دیا جس نے صوبائی اور وفاقی وزراء سے ملاقاتیں کر کے ان کی غیرت ایمانی کو جھنجھوڑا۔ اور انہیں بتایا کہ قادیانی اس جلسے کے ذریعے تبلیغ کریں گے۔ مسلمانوں میں الحاد و زندقہ اور ارتداد کے جراثیم پھیلائیں گے۔ اس لئے جلسہ پر پابندی عائد کی جائے۔

ایک اطلاع کے مطابق پنجاب کے وزیر اعلیٰ محترم جناب نواز شریف کا رویہ غیر ذمہ دارانہ رہا۔ تاہم قادیانی اجازت مل جانے کے باوجود جلسہ نہ کر سکے۔ اور یوں قادیانیوں کو ایک بہت بڑی شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

بعد ازاں مرزا طاہر نے ربوہ کو ہدایات جاری کیں کہ وہ ۲۳ مارچ کو قادیانی جماعت کے سو سال پورے ہونے پر

(۱) ربوہ کے در و دیوار مکانوں اور دوکانوں کو خوب سجائیں۔

(۲) چناب کے پل، پہاڑیوں، سڑکوں اور مکانوں و دکانوں پر چراغاں کریں۔

(۳) دیگیں پکائیں، اور مٹھائیاں تقسیم کریں۔

ہماری اطلاع کے مطابق اس پروگرام پر نہ صرف ربوہ میں بلکہ پورے پنجاب میں لاکھوں روپے خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پھر اپنی ذمہ داری کو نبھایا۔ اور حکمرانوں کو غیرت دلائی کہ قادیانی جشن پر پابندی لگائی جائے۔ سرگودھا، جھنگ، گوجرانوالہ، اور آس پاس کے شمع ختم نبوت کے پروانوں نے دریائے چناب پر مظاہرہ کرنے اور دھرنا مارنے کا بھی پروگرام بنایا تھا چنانچہ پنجاب حکومت نے صورتحال کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے جشن پر پابندی لگانے کا اعلان کر دیا۔ حکومت پنجاب کے اس اقدام کو پورے ملک میں سراہا گیا۔ بلاشبہ یہ پنجاب حکومت کا مستحسن اقدام تھا۔

لیکن اسی پنجاب میں قادیانیوں کی طرف سے کچھ ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ جو مسلمانوں میں اشتعال کا سبب بن سکتے ہیں۔ مثلاً سرگودھا کے چک ۹۸ شمالی میں گذشتہ عید سے ایک دن پہلے قادیانیوں نے مسلمانوں پر فائرنگ کی۔ جس سے کئی مسلمان زخمی ہو گئے۔ اس فائرنگ میں لاہور ایف آئی اے کا ڈائریکٹر ایس پی طاہر عارف قادیانی مبینہ طور پر ملوث ہے۔ کافی جد و جہد کے بعد پولیس نے ایف آئی آر میں اس کا نام درج کیا۔ لیکن اب سرگودھا پولیس اس کا نام پرچے سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ پولیس کا سابق ایس پی ہے۔ واقعات کے مطابق چک مذکور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی پے در پے خلاف ورزیاں ہو رہی تھیں۔ اور یہ چک چھوٹے ربوہ کے نام سے مشہور تھا۔ جہاں آزادی کے ساتھ قادیانی اشتعال انگیزیاں کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے مسلمان نوجوانوں نے منظم ہو کر حلف اٹھائے کہ اب ہم قادیانیوں کو خلاف اسلام اور بخلاف قانون حرکتیں نہیں کرنے دیں گے۔ قادیانیوں نے محسوس کیا کہ اگر یہاں کے مسلمان نوجوان متحرک ہو گئے۔ تو ہمارا بھرم کھل جائے گا۔ چنانچہ ایس پی مذکور جو رخصت پر چک آیا ہوا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو فائرنگ کر کے خاموش کرنے کا حکم دیا۔ اور قادیانیوں نے فائرنگ کر دی۔ جس سے کئی مسلمان زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد شبان ختم نبوت کے نوجوان حرکت میں آ گئے۔ مظاہرہ ہوا اور پولیس نے مجرموں کے خلاف پرچہ درج کر لیا۔ جس میں ایس پی مذکور کا نام بھی شامل ہے۔ اب پولیس ایس پی مذکور کا نام پرچہ سے خارج کر رہی ہے۔ ہم اسلام کی نام لیوا پنجاب حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ایس پی طاہر کا محاسبہ کرے۔ اور اسے گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔

اطاعت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (پ۷ سورۂ مائدہ ع ۱۲) ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی۔ "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (پ۵ سورۂ نسآء ع ۱۱) ترجمہ: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں دین و شریعت کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا، جو کچھ بھی آپ کا دستور العمل رہا۔ اصطلاح شریعت میں اسے "سنّت" کہا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی وہ سنّت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا اور اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ جس کی پیروی کا حکم دیا اور جس کی پیروی کو خود اپنی اطاعت فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنت یہی ہے جس کے اتباع کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی دلیل و علامت اور اپنی محبوبیت و مغفرت کا باعث قرار دیا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم (پ۳ سورہ آل عمران ع ۴) کہہ دے (آپ فرما دیجئے) اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے طریقے پر عمل کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔

سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی سچی تابعداری کا نام محبت ہے۔

قاضی عیاضؒ نے الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ کی جلد ثانی میں حضرت سہیل بن عبداللہ کا یہ ارشاد گرامی نقل فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی قرآن مجید کے ساتھ محبت کرنا ہے اور قرآن مجید کی محبت کی علامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ محبت رکھنا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت کی پہچان آپ کی سنت کے ساتھ محبت رکھنا ہے۔

دین نام ہے اتباع رسولؐ کا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت ہی ایمان کی جان ہے۔ اسلام نام ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے احکام کی کامل اطاعت و اتباع کا۔ اس کے سوا جو رستے اپنائے جائیں گے وہ سب نفس کی اطاعت اور ہوا پرستی میں شمار ہوں گے۔

آج ہم مسلمان اطاعت گذاری کی بجائے "جلسہ باز"

محمد اقبال ——— حیدر آباد

اور "جلوس باز" بن کر رہ گئے ہیں۔ دعویٰ تو محبت رسول کا کرے سیرت رسولؐ سے عشق جتلائے اور وہ بھی جلوسوں کی حد تک جیسا کہ ہمارے ہاں شہروں میں جلوس نکلتے رہتے ہیں۔

سستی شہرت حاصل کرنے والے بے عمل اور بے عملی پر آمادہ کرنے والے۔ اتباع و اطاعت رسولؐ کے مخالف قسم عاشق رسول، واعظ، خطیب اور مقرر جلوسوں کو اور جلسوں کو تو گرماتے ہیں لیکن تابعداری میں اور اطاعت میں گرمی پیدا نہیں کرتے۔ کافر نماز نہیں پڑھتے، نام کے مسلمان بھی نہیں پڑھتے۔ کافر روزے نہیں رکھتے، نام کے مسلمان بھی روزے نہیں رکھتے۔ کافر شراب پیتے ہیں، نام کے مسلمان بھی شراب پیتے ہیں۔ کافر عورتیں پردہ نہیں کرتیں، آج مسلمان عورتیں بھی پردہ نہیں کرتیں۔ کافر اپنے تہوار عیش و عشرت اور لہو لعب سے مناتے ہیں، مسلمان بھی اپنے تہوار عیش و عشرت اور لہو لعب سے مناتے ہیں۔ غرضیکہ ہمارا طرز زندگی بالکل کافرانہ اور مشرکانہ ہے۔ ہمارا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، خورد و نوش، کاروبار اور لین دین وغیرہ سب تعلیمات محمدیؐ کے خلاف ہے۔ کیا ہمارا دعویٰ محبت جھوٹا نہیں؟ ؎

اس کو اللہ بھی جنّت میں نہ جانے دے گا
جس نے سرکار دو عالم کو خفا رکھا ہے

جو شخص محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر محبوب کے احکام کی پرواہ نہیں کرتا، اس کے اطوار و اوضاع کو پسند نہیں کرتا اور اس کی سیرت و سنت کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ شخص اپنے دعویٰ میں سراسر جھوٹا ہے اور کذّاب ہے اور اس کا دل محبت و عظمت سے یکسر خالی ہے۔

قرآن کریم، احادیث مبارکہ، صحابہ کرام، فقہائے عظام و ائمہ کے اقوال و ارشادات سے یہ بات واضح ہے کہ آپؐ سے محبت کرنے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی جائے۔ آپ کی سنت مطہرہ کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ اگر آپ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّم سنت یا اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے کھسیانے ہوتے ہیں آپ کو شرم اور عار محسوس ہوتی ہے تو آپ یقین جانئے آپ کا ایمان کھوٹا ہے، کھرا نہیں۔

مسلمانوں نے غیر اقوام کی بھونڈی نقل شروع کر دی ہے اور جس طرح وہ اپنے تہواروں میں رنگ رلیاں اور اللّے تللّے کرتے ہیں وہی طریقہ ہم نے اختیار کر لیا ہے، آج یہی سکھایا جا رہا ہے کہ خوشی کے موقع پر تالیاں پیٹو، بھنگڑا ڈالو، آوازیں کسو اور ایک ایسے اخلاق کی بنیاد رکھو جس میں سوائے اخلاق کے سب کچھ ہو۔

جب صحابۂ کرام محبت کی دولت سے سرشار ہوئے مالا مال ہوئے تو انہوں نے اپنی ساری طاقت آپ کی اطاعت میں صرف کر دی، صحابۂ کرامؓ کے دلوں میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت کا جذبہ اور آپ کی اطاعت کا شوق اس قدر رچا ہوا تھا کہ جس کام کے متعلق انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف ہے ساری زندگی اس کام کے نزدیک نہ جاتے۔

حضرت ابوہریرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مجلس میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے تھے کہ میں اٹھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضری دوں اور سلام کروں ادھر شراب کی حرمت نازل ہو چکی تھی "یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر فھل انتم منتھون" تک پڑھ کر سنا دی۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور یہ آیت

یہ آیت فھل انتم منتھون تک پڑھ کر سنا دی۔ کہتے ہیں بعض لوگوں کے ہاتھ میں ساغر تھا، کچھ پی چکا تھا اور کچھ پی رہا تھا جو شراب ہونٹوں میں پہنچ گئی تھی وہ فوراً تھوک دی گئی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں شخصوں سے گفتگو ممنوع قرار دی تھی جو غزوہ تبوک نہ جا سکے تھے تو لوگوں نے آپ کی بات مانی اور مدینہ ان لوگوں کے لئے شہر خموشاں بن گیا۔ جہاں کوئی بات کرنے والا اور بات کا جواب دینے والا نہ تھا وہ ناراضگی اور بے رخی کا ہدف تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہنا۔ وہ بولے طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ وہ بولا نہیں۔ بلکہ الگ رہو۔ اس کے قریب مت جاؤ تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور انہی کے پاس رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں فیصلہ دیں۔ (بخاری، مسلم)

ہمارے لئے آپ کی اطاعت فرض ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھا جائے، ان کی سنت کی پابندی کی جائے، ان کے ارشادات کو اپنے لئے اوڑھنا بچھونا بنایا جائے۔ اطاعت کے بغیر نہ ایمان کی تکمیل ہو سکتی ہے نہ اس کے صادق، کاذب ہونے کا فیصلہ ہو سکتا ہے، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر ہم صحیح معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتے۔ آپ کی اصل محبت یہی ہے کہ ہم آپ کی ہر ادا سے محبت کریں، آپ کی طرز زندگی اختیار کریں، اپنی دلی تمناؤں اور ذاتی منافع پر آپ کے احکام اور امر کو ترجیح دیں۔ ؎

سن لو اس قوم کا شیرازہ بکھر جائے گا

جس نے فرمان محمد کو بھلا رکھا ہے

عمل کی روح ——— اخلاص

عمل کی روح ہے اخلاص جب تک یہ نہ ہو حاصل ——— نہیں آئے گی ایمان و عمل میں تیرے تابانی

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۝

یعنی جن لوگوں نے اقرار کر لیا۔ کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر مستقیم رہے۔ ان لوگوں پر فرشتے اتریں گے۔ اور کہیں گے۔ تم اندیشہ نہ کرو اور نہ رنج کرو۔ اور تم جنت کے ملنے پر خوش رہو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

صحابہ کرامؓ کی تاریخ اٹھا کر پڑھئے تو ان کی استقامت کا حال معلوم ہو کہ وہ انگاروں پر لٹائے جاتے تھے۔ سینے پر پتھر رکھے جاتے تھے۔ بدن میں کانٹے چبھوئے جاتے تھے۔ شدت کی دھوپ میں کانٹوں پر گھسیٹا جاتا تھا۔ پھر بھی احد احد کی صدا لگاتے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے اسلام کو دین حق سمجھ کر قبول کیا تھا۔ اور اسی پر مرتے دم تک ثابت قدم اور اٹل رہے۔ حتیٰ کہ اپنی جان و مال، اپنی عزت، اپنی اولاد، ساری چیزوں کو انہوں نے دین اسلام پر قربان کر دیا۔ عشق و محبت کا اصلی رنگ اور جاں نثاری و فدائیت کا حقیقی نمونہ اگر دیکھنا ہو تو صحابہ کرامؓ کو دیکھو کہ انہوں نے جبل استقامت بن کر سارے عالم کو دکھا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بھی ایسے ایسے انعامات ہوئے کہ دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری ان کو سنا دی گئی۔ اور رضائے الٰہی کا پروانہ ان کیلئے نازل ہوا۔ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

یعنی اللہ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

صحابہ کرامؓ سے متعلق اللہ تعالیٰ نے میری زبان میں

حضرت مولانا محمد احمد۔ پرتاب گڑھی

بہت کچھ کہلوایا ہے۔ ان میں سے چند اشعار اس وقت پیش کرتا ہوں۔

غلامان سرکار یاد آ رہے ہیں
وہ اعوان و انصار یاد آ رہے ہیں
جو چون و چرا جانتے ہی نہیں تھے
خدا کے وفادار یاد آ رہے ہیں
جو پیتے تھے ہر دم شراب محبت
وہی مجھ کو میخوار یاد آ رہے ہیں
مسخر ہوئے جن سے اغیار کے دل
وہ اخلاق و کردار یاد آ رہے ہیں
خدا ان سے راضی وہ راضی خدا سے
محبت کے بیمار یاد آ رہے ہیں
محبت صحابہ کی پیدا ہو جن سے
وہ اخبار و آثار یاد آ رہے ہیں

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت جو تیس نفر پر مشتمل تھی۔ سفر میں گئی۔ اور عرب کے کسی قبیلہ میں قیام کیا۔ اور ان لوگوں سے مہمان داری چاہی۔ مگر انہوں نے ان حضرات کی ضیافت نہیں کی۔ پھر واقعہ یہ پیش آیا کہ اس قبیلہ کے سردار کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا۔ بہت سے اطباء بلوائے گئے۔ اور انہوں نے ہر ممکن کوشش کی لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اور امیر کو کسی طرح شفاء نہیں ہو رہی تھی۔ کسی نے کہا کہ تم لوگ اگر اس جماعت کے پاس جاؤ جو باہر سے آکر ٹھہری ہوئی ہے۔ تو شاید ان میں سے کوئی اس مرض کو دور کرنے کا منتر جانتا ہو جاؤ ذرا پوچھو تو سہی چنانچہ لوگوں نے جا کر ان حضرات سے کہا کہ ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے۔ اور

ہم نے ان کی شفا کے لئے ہر ممکن تدبیر کی۔ لیکن کوئی کارگر ثابت نہ ہوئی۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس اس کا منتر ہے؟ ایک صحابی نے کہا ہاں بخدا میں اس کا منتر جانتا ہوں مگر چونکہ تم لوگوں نے ہماری مہمانی کا حق ادا نہیں کیا۔ اس لئے جب تک تم کوئی معقول معاوضہ مقرر نہ کروگے ہم تمہارے امیر کو دم نہیں کریں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے تیس بکریاں دینا منظور کیا۔ ایک روایت میں سو بھی آیا ہے۔

تو جاکر سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کردیا۔ اسی وقت امیر ہوش میں آگیا۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس طرح چلنے لگا۔ گویا کہ اسے کوئی مرض لاحق ہی نہیں ہوا ہے۔ پھر شرط کے مطابق ان کو بکریاں دے کر رخصت کیا۔

اب صحابہ کرامؓ میں اختلاف ہوا۔ ان بکریوں کا کھانا کیسا ہے؟ کسی نے کہا کہ ان کو آپس میں تقسیم کرلیا جائے۔ مگر جنہوں نے دم کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ان کو اس وقت تک تقسیم نہ کرو۔ جب تک ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر اس واقعہ کا ذکر نہ کردیں پھر ہم انتظار کریں کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ یہ طے کرکے جب حضور اقدسؐ کی خدمت میں پہنچے۔ اور پورا واقعہ ذکر کیا۔ تو آپؐ نے مسکرا کر فرمایا کہ تم کو کیسے معلوم ہوگیا کہ سورۃ فاتحہ اس زہر کا منتر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ اس کو تقسیم کرو۔ اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔

بھائی سنو! کلام پاک میں آج بھی وہی تاثیر ہے مگر ہمارے پاس زبان نہیں۔ اور ہمارے سینوں میں وہ دل نہیں۔ جس سے صحابہ کرامؓ اور اہل اللہ تلاوت کرتے تھے۔ اس لئے پہلے اپنی زبان کو پاک کرو، اور دل کو صاف کرو۔ اس کے بعد جب کلام اللہ کی تلاوت کروگے تو اس کا اثر ہوگا۔ اللہ والوں کی زبان میں بھی اثر ہوتا ہے۔

حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ کے مواعظ میں یہ واقعہ میں نے پڑھا ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے صاحبزادے جب فارغ التحصیل ہوکر تشریف لائے۔ تو ان کا وعظ ہوا۔ اور بہت دیر تک بیان ہوا۔ بہت سی عمدہ عمدہ باتیں بیان فرمائیں لیکن کسی پر کچھ اثر نہ ہوا۔ رمضان کا زمانہ تھا۔ ان کو یہ خیال ہوا کہ میں نے تنالبا خطبہ پڑھا، قرآنی آیتیں بیان کیں۔ اور حدیثیں پڑھیں، بزرگوں کے واقعات سنائے۔ مگر کسی پر کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر کیا بات ہے؟ پھر اس کے بعد حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی خود مجلس میں تشریف لاتے آپ نے لوگوں سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ بھائی! میری سحری کے لئے دودھ رکھا ہوا تھا۔ رات میں بلی دودھ پی گئی۔ اس وجہ سے آج میں نے بغیر سحری کے روزہ رکھ لیا۔ اتنا کہنا تھا کہ سارے مجمع پر گریہ طاری ہوگیا۔ سب لوگ رونے لگے عجیب حال ہوگیا۔ گریہ زاری کا سماں بندھ گیا۔

حضرت شیخ کی زبان میں اثر تھا۔ جس سے سارا مجمع متاثر ہوگیا۔ تو آخر کیا بات تھی؟ بات یہ تھی کہ آپ کے دل میں درد وسوز تھا جس کا اثر لوگوں کے قلوب پر پڑتا تھا۔ حضرت شیخ الشیخ نے اپنے اس حال سے ظاہر فرمایا کہ علم اور چیز ہے۔ باطنی دولت اور کیفیت اور چیز ہے۔ اللہ والے جب بولتے ہیں تو اللہ ہی کیلئے بولتے ہیں۔ اور قرآن اور حدیث سے خود متاثر ہوکر بولتے ہیں۔ اس واسطے ان کے بولنے میں اثر ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ ان کو نور و فراست عطا فرماتے ہیں۔ جس سے حق و باطل میں تمیز کرتے ہیں حضرت عثمان ذوالنورینؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ہمارے پاس اس حال میں آتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے زنا ٹپکتا ہے۔ تو یہ نور فراست آپ ہی تھا۔

حدیث شریف میں بدنگاہی کو آنکھوں کا زنا فرمایا گیا ہے۔ اس کا اثر آنکھوں میں رہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں پر منکشف فرمادیتے ہیں۔ اللہ والوں کے پاس بہت جلد کر جانا چاہیئے۔ اور اپنے دل کو بدلنے کیلئے اور علم و عمل میں اخلاص پیدا کرنے کے لئے جانا چاہیئے۔

بھائی! اخلاص ہی عمل کی روح ہے۔ میرا اپنا ہی ایک شعر یاد آیا ہے۔ سنیئے

ع

عمل کی روح ہے۔ اخلاص جب تک نہ حاصل ہو
نہیں آئے گی ایمان و عمل میں تیرے تابانی

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی نصیحتیں

۱۔ خوب دنیا کماؤ، نوکری کرو۔ اس سے وسائل بہم پہنچاؤ بلکہ ظاہری اطمینان اکثر باطنی اطمینان کا ذریعہ ہوتا ہے ؎

خداوند روزی۔ بحق مشتغل
پراگندہ روزی پراگندہ دل

مگر دین کو مت ضائع کرو۔ اس کو بے وقعت مت سمجھو۔ تحصیل دنیا میں احکام و قوانین الٰہی کی پابندی رکھنے کی کوشش کرو۔

۲۔ دنیا کو دین پر ترجیح مت دو۔ جس جگہ دونوں نہ تھم سکیں نفع دنیا کو چولہے میں ڈال دو۔

۳۔ تعلیم علوم دنیویہ میں نماز روزہ سے غافل مت ہو۔

۴۔ عقائد اسلام پر پختہ رہو۔

۵۔ بری صحبت سے بچتے رہو اور نہ بچ سکو تو کم از کم بلا ضرورت دوستی اور اختلاط تو نہ کرو۔

۶۔ علماء و صلحاء کی صحبت سے نفور مت ہو، اپنے عقائد و اعمال کو ان کی خدمت میں جاکر سنوارتے رہو، کوئی شبہ ہو دریافت کرلیا کرو۔

۷۔ غیر کے حق پر نظر مت رکھو۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے اقوال و افعال پر بصیر و خبیر سمجھو۔

۹۔ حساب و جزا سے ڈرتے رہو۔

۱۰۔ وضع و لباس میں شریعت کا پاس رکھو۔

۱۱۔ غرباء و مساکین کو حقیر مت سمجھو ان کی خدمت و سلوک کو فخر سمجھو۔

۱۲۔ اپنے کو تواضع و مسکنت سے رکھو۔

۱۳۔ بڑوں کا ادب کرو۔

۱۴۔ کسی پر غصہ و ظلم مت کرو۔

۱۵۔ دل میں رقت پیدا کرو، سنگ دل، لاابالی مت ہو۔

۱۶۔ جس قدر وجہ حلال سے مل جائے، اس پر قناعت کرو۔ اپنے سے زیادہ مالداروں کو دیکھ کر حرص و ہوس مت کرو۔

۱۷۔ سادگی سے بسر کرو۔ تاکہ فضول خرچی سے بچو۔ اس وقت کثرت آمدنی کی حرص بھی نہ ہوگی۔

۱۸۔ اسی طرح جس قدر اسلامی اخلاق ہیں ان کو برتاؤ میں رکھو۔

۱۹۔ تصحیح عقاید، پابندی اعمال و اخلاق و وضع اسلامی کے ساتھ اگر لندن جاکر بیرسٹر بن آؤ، منصفی کرو، ڈپٹی کلکٹری و جی سے ممتاز ہو

عمر چشم یا روشن دل ما شاد ورنہ ـــــ

، مہا دا دل آں فرو مایا شاد

کہ از بہر دنیا دہد دین بجا ر۔

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ط آمین ا

(ماخوذ رسالہ فروع الایمان صفحہ ۲۵۔ صفحہ ۲۹)

رشتہ داروں کے حقوق

از شیخ احمد عیسیٰ عاشور ——— ترجمہ: مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار

صلہ رحمی کی ترغیب اور قطع رحمی سے ڈرانا

رشتہ داروں سے وہ سب رشتہ دار مراد ہیں۔ جن سے کسی بھی قسم کی قرابت ہو۔ خواہ وہ محرم ہوں یا نہ ہوں۔ اللہ جل شانہ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔ ایک جگہ فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور قرابتوں کے بارے میں تقویٰ اختیار کرو۔ (النساء۔۱)

یعنی صلہ رحمی کرو اور قطع رحمی سے ڈرایا ہے۔ فرمایا

ترجمہ:۔ اگر تم کنارہ کش رہو تو تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچادو گے۔ اور آپس میں قطع قرابت کرلو گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے جو شخص اللہ جل شانہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے صلہ رحمی کرنا چاہیئے۔ اور جو شخص اللہ جل شانہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اسے اچھی اور خیر کی بات کہنی چاہیئے۔ یا خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ صدقہ و صلہ رحمی کے ذریعے عمر دراز فرماتے اور بری موت سے بچاتے ہیں۔ اور تکالیف اور پریشانیوں کو دور کر دیتے ہیں۔ (ابو یعلیٰ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: پیغمبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل شانہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ پھر جب اس سے فارغ ہوئے تو رحم اور رشتہ داری کھڑی ہوئی۔ اس نے کہا یہ قطع رحمی سے پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ فرمایا: جی ہاں کیا تم اس سے خوش ہو گی۔ جو تمہارے جوڑے میں بھی اسے جوڑے رکھوں۔ اور جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے۔ میں بھی اس سے قطع تعلق کرلوں؟ اس نے کہا جی ہاں: میں تم سے یہ وعدہ کرتا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو:

ترجمہ:۔ اگر تم کنارہ کش رہو تو تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچادو گے۔ اور آپس میں قطع قرابت کرلو گے۔ یہی لوگ تو ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی سو فرمایا۔ انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ (محمد ۲۲ و ۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں ہے۔ جو مکافات کرنے والا ہو۔ بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ جس کے ساتھ تم قطع رحمی کرو تو وہ صلہ رحمی کرے (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم (رشتہ داری) عرش سے معلق (لٹکی ہوئی) ہوتی ہے کہتی ہے۔ جس نے میرے ساتھ صلہ رحمی کی۔ اللہ تعالیٰ اسے جوڑے رکھیں گے۔ اور جس نے مجھے کاٹ دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

صلہ رحمی کی برکت

صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے اور عمر میں اضافہ کر دیا جائے۔ اسے صلہ رحمی کرنا چاہیئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کی عمر بڑھا دی جائے۔ اور رزق میں وسعت کر دی جائے۔ اور بری موت سے اس کی نجات ہو جائے۔ تو اللہ سے ڈرنا اور صلہ رحمی اسے کرنی چاہیئے۔ (احمد۔ بزار۔ حاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس شخص کو اس سے خوشی ہوتی ہو کہ اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے۔ اور عمر میں اضافہ کر دیا جائے تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیئے۔ (بخاری)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ سفر میں ایک

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
تشخیص نامہ منگوانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

بدو رسول اللہ صلی اللہ کے سامنے آیا۔ اور آپ کی اونٹنی کی لگام یا مہار پکڑ کر کہا: اے رسول! یا یہ کہا اے محمد! یہ بتلائیے جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرنے والی چیز کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاموش رہے اور پھر فرمایا: اس کو توفیق دی گئی یا اسے ہدایت دی گئی۔ انہوں نے پھر وہ سوال فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، صلہ رحمی کرو، اونٹنی کو چھوڑ دو۔ ایک روایت میں ہے۔ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ پھر جب وہ صاحب واپس ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر انہوں نے ان چیزوں پر عمل کیا جو بتائے گئے ہیں۔ تو یہ جنت میں داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے کام کرنا بری موت سے بچاتا ہے۔ اور چھپے سے صدقہ خیرات کرنا۔ اللہ جل شانہ کے غضب کو ختم کرتا ہے۔ اور صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے۔

لوگوں میں سب سے بہتر شخص

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے۔ جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہو۔ اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں۔ حضرت درّہ بنت ابی لہبؓ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول: لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا! جو رب ذوالجلال سے بہت زیادہ ڈرنے والا ہو، خوب صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ بہت زیادہ اچھائی کا حکم دینے اور خوب برائی سے روکنے والا ہو۔ (ابن حبان، بیہقی)

صلہ رحمی کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں۔ وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں۔ وہ میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر بات یہی ہے جو تم نے بیان کی تو تم ان کے منہ میں گرم ریت ڈال رہے ہو۔ اور جب تک تم اس کیفیت پر برقرار رہو گے۔ ایک فرشتہ تمہارا

مدد گار رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے: فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس شخص میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کر دیں گے۔ اور اپنی رحمت سے اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ عرض کیا! اے اللہ کے رسول یہ باتیں کیا ہیں؟ فرمایا: جو تمہیں نہ دے تم اسے دو، اور جو قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو۔ تم اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل فرمائیں گے (بزار، طبرانی، حاکم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کے اعلیٰ ترین اخلاق نہ بتاؤں؟ جو کسی کے ساتھ قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے دو۔ جو تم پر ظلم کرے تم اسے درگزر کر دو

(طبرانی اوسط)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت اور ثواب والا کام یہ ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے۔ اسے دو جو تمہیں محروم رکھے۔ اور اس سے درگزر کرو جو تمہیں برا بھلا کہے (طبرانی)

افضل ترین صدقہ

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اعلیٰ ترین صدقہ دشمن رشتہ دار کو دینا ہے یعنی بہترین صدقہ وہ ہے جو آپ کسی ایسے رشتہ دار کو دیں۔ جو آپ سے اپنے دل میں بغض و حسد رکھتا ہو

رکھتا ہوں۔ یہی مراد ہے اس فرمان نبوی کی بھی۔ جو تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی رکھتا ہو (طبرانی، ابن خزیمہ، حاکم)

قطع رحمی کی نحوست

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی سے زیادہ کوئی گناہ اس قابل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت کی سزا کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی ایسا کرنے والے کو بہت جلد عذاب دے (ابن ماجہ، ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھائیوں اور نیکیوں میں سب سے زیادہ جلدی جس اچھائی کا اجر و ثواب ملتا ہے وہ، اطاعت، حسن سلوک اور صلہ رحمی ہے۔ اور برائیوں میں جس گناہ کی سب سے جلدی سزا ملتی ہے۔ وہ قطع رحمی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بندوں کے اعمال ہر جمعرات اور جمعہ کو پیش کئے جاتے ہیں۔ اور قطع رحمی کرنے والے شخص کے عمل کو قبول نہیں کیا جاتا۔ (احمد)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے فرمایا: کوئی بھی قطع رحمی کرنے والا آج ہمارے ساتھ نہ بیٹھے۔ ایک نوجوان کھڑے ہوئے۔ اور اپنی ایک خالہ کے پاس آئے جن سے کسی بات پر قطع

باقی صفحہ ۲۶ پر

میٹھادر صرافہ بازار میں معیاری زیورات کا مرکز
عبدالخالق اینڈ سنز جیولرز
دوکان نمبر ۹۱، N.P
صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون : ۷۶۵۵۷۳

عورت کے دو روپ

مولانا محمد کاظم ندوی

بحیثیت بیوی بحیثیت ماں

بیوی:۔ نکاح کے توسط سے ایک عورت کسی دوسری فرد بشر کی شریک حیات یا بیوی کہلاتی ہے اور وہ اب اس فرد بشر کے ساتھ زندگی کے ایام بتانے لگتی ہے

فالصلحت قنتت حفظت للغيب بما

وہ اپنے شوہر کے گھر میں اس حیثیت سے رہنے لگتی ہے کہ شوہر اس کی تمام ضروریات کا واحد کفیل ہوتا ہے اور وہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی تمام چیزوں کی دیکھ بھال کرتی ہے اپنے شوہر کے آرام و آسائش کا خیال رکھتی ہے اس کی اطاعت و تابعداری اور دلجوئی کرتی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ایسی عورتوں کی بڑی تعریف کی گئی ہے جو اپنے شوہروں کی اطاعت و تابعداری اور دلجوئی کرتی ہیں۔

حفظ اللہ (نساء - ع ۳)

سو جو عورتیں نیک ہیں۔ اطاعت کرتی ہیں۔ مرد کی عدم موجودگی میں بحفاظت اپنی نگہداشت کرتی ہیں۔

اس آیت کریمہ کے ذیل میں علامہ سید سلیمان ندوی تحریر فرماتے ہیں۔

"نیک بیویاں شوہر کی غیر حاضری میں اپنی اور شوہر کی عزت و آبرو اور مال کا خیال رکھتی ہیں اور ان کی فطرت اللہ نے بنائی ہے۔ اللہ رب العزت نے ان میں اپنی عصمت کا خیال اور شوہر کی وفاداری کا فطری جذبہ پیدا کر کے ان کو محفوظ کر دیا ہے۔ اگر کسی عورت سے اس کے خلاف ظہور میں آئے تو وہ فعل خلاف فطرت ہے۔ عورتوں کے جذبۂ وفاداری ہی کو دیکھتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی اور ان وفادار و اطاعت شعار بیویوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔۔

المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها واحصنت فرجها واطاعت بعلها

فادخل من أي أبواب الجنة

عورت نے اگر پانچ وقت کا فرض نماز ادا کی اور مہینہ بھر کے روزے رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کی تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

نیک اور اطاعت شعار عورتوں اور بیویوں کا تعارف مذکور بالا حدیث سے معلوم ہوا لیکن اگر کوئی عورت غیر اطاعت شعار ہے تو صبح سے شام تک اس پر لعنت کی بارش ہوتی رہتی ہے

اذا دعا الرجل امرأته الى فراشه فأبت فبات غضبان لعنتها الملئكة حتى يصبح (بخاری و مسلم)

اگر شوہر اپنی بیوی کو صحبت کے لئے بلائے اور وہ انکار کر دے اور وہ غصہ کی حالت میں رات گزار دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں کفر وغیرہ کی استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر ہر صورت میں شوہر کے حکم کی تابعداری اور فرمانبرداری ضروری ہے اگر کسی عورت نے چولہا رکھا ہے اور توا میں روٹی ڈال رکھی ہے اس حالت میں بھی اگر شوہر آواز دے تو اطاعت شعار بیوی کا فریضہ یہ ہے کہ روٹی کے جلنے کی فکر نہ کرے بلکہ شوہر کے حکم کی تعمیل میں دوڑتی ہوئی اس کے پاس پہنچ جائے۔ حدیث نبوی ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعا الرجل زوجه لحاجته فلتأته وان كانت على التنور (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مرد اپنی بیوی کو کسی ضرورت کے لئے بلائے تو اسے چاہیے کہ جلدی آئے اگرچہ وہ چولہے کے پاس ہی کیوں نہ ہو (یعنی روٹی وغیرہ کیوں نہ پکا رہی ہو)

بیوی کے حق میں شوہر کی بات پر لبیک کہنے ہی میں اس کی اطاعت سمجھی جائے گی اور اسی اطاعت و فرمانبرداری سے آخرت کی کامیابی و کامرانی وابستہ ہے۔

چونکہ عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہے اور شوہر ہر وقت اس کی ضروریات کی تکمیل کی فکر میں لگا رہتا ہے اور اس کی دلجوئی کرتا رہتا ہے۔ ان ہی دونوں پہیوں کے سہارے مل کر زندگی کی گاڑی چلتی رہتی ہے اور ایک حد تک کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوتا۔ ان ہی فطری صلاحیتوں کی بنیاد پر خداوند قدوس نے ان میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کی زینت اور پردہ پوش قرار دیا ہے۔

هن لباس لكم وانتم لباس لهن (البقرة - ۲۳)

عورتیں تمہاری پردہ پوش ہیں اور تم ان کے پردہ پوش ہو۔

اس آیت کریمہ کے ذیل میں مشہور مصنف علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس پوشاک کے پردہ میں بیویاں یعنی پوشیدہ ہیں۔ تم ان کے ستر پوش ہو وہ تمہارے لئے تم ان کی زینت ہو، وہ تمہاری، تم ان کی خوبصورتی ہو، وہ تمہاری، تم ان کی تکمیل کا ذریعہ ہو، وہ تمہاری، یہی نکاح کے اغراض ہیں اور ان ہی اغراض کو پورا کرنا حقوق زوجین کو ادا کرنا ہے۔

بیوی اپنے شوہر کی امانت ہے لہٰذا اس امانت میں کسی قسم کی خیانت نہیں ہونی چاہیے۔ جو بیویاں نہ تو اپنی ذات میں اپنے شوہر کی خیانت کرتی ہیں اور نہ اپنے شوہر کے مال میں ایسی ہی عورتوں کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔

اربع من اعطهن فقد اعطى خير الدنيا والاخرة قلب شاكر و لسان ذاكر و بدن على البلاء صابر و زوجة لا تبغيه خوناً في نفسها ولا في ماله (بیہقی)

چار چیزیں ایسی چیزیں ہیں جس کو مل گئی اس نے دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر لی، شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو نہ تو اپنی ذات ہی میں شوہر کی خیانت کرے اور نہ شوہر کے مال ہی میں۔

اپنی ذات میں اپنے شوہر کی خیانت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی عصمت اور عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ جو

ایک شریف عورت کے لئے ضروری چیز ہے اسی طرح عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کو ہمیشہ خوش رکھنے کے کام کرے، یہ جنت میں داخلہ کا ذریعہ ہے۔ حدیث نبوی ہے جس عورت کا اس حال میں انتقال ہوا کہ اس وقت اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی (ابن ماجہ)

ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت اچھی ہے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ "وہ عورت کہ اگر شوہر اس کی طرف دیکھ لے تو خوش کر دے اور اگر حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی ذات اور مال میں شوہر کی اس طرح مخالفت نہ کرے جو اسے ناگوار خاطر ہو۔ (نسائی)

اس کے برعکس اگر عورت اپنے خاوند کو بات بات پر ٹوکتی ہے۔ اس کو اذیت اور تکلیف دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے شوہر کا دل کڑھتا اور رنجیدہ ہوتا ہے تو ایسی عورت کی کوئی بھی نیکی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتی۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"تین شخص ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر کو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک بھاگا ہوا غلام، جب تک وہ لوٹ نہ آئے اور اپنا ہاتھ اپنے آقا کے ہاتھ میں نہ ڈال دے۔ دوسرے وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو، تیسرے نشہ والا شخص جب تک کہ ہوش میں نہ آ جائے (بیہقی)

ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت دیتی ہے تو اس کی بیوی حور عین کہتی ہے کہ تو اس کو تکلیف اور اذیت نہ دے، اللہ تجھے ہلاک کرے وہ تمہارے پاس مسافرت کی زندگی گزار رہا ہے۔ قریب ہے کہ وہ تجھ کو داغ مفارقت دے کر ہمارے پاس آ جائے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

نیک اور اچھی بیوی وہ کہلاتی ہے جو اپنے شوہر کی ہر حالت میں شکر گزار ہوتی ہے کیونکہ شوہر اپنی بیوی اور بال بچوں کی کفالت کے لئے وہ سارے لوازمات اپنانے کی کوشش کرتا رہتا ہے جو زندگی اور معیشت کے لئے درکار ہیں اور شوہر چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اس کے گھر کی ملکہ اور رانی بنی رہے لہٰذا شوہر کی اس محنت و مشقت اور جذبہ وفاداری کا صلہ تو یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کی رضامندی و خوشنودی کے کام کرے اور ہر حالت میں شوہر کی شکر گزاری کرے اور اپنی طرف سے اس طرز معاشرت کا ثبوت فراہم کرے جس کے متعلق حدیث میں وارد ہے۔ اگر شوہر عورت یعنی اپنی بیوی کو دیکھ لے تو وہ اس عورت اس کو خوش کر دے۔

حدیث بالا میں عورتوں کے متعلق جو بات کہی گئی ہے اس کو اپنانے اور زندگی میں داخل کر لینے والی عورتوں کی دنیا میں کمی نہیں ہے مگر اکثریت ان عورتوں کی ہے جو اسلامی تعلیمات سے یکسر ناآشنا اور نابلد ہیں اور خود ان کے اندر اسلامی تعلیمات کے جاننے اور معلوم کرنے کا جذبہ ہی ہے۔ ایسی عورتیں جنھوں نے برابر عیش و آرام میں زندگی بسر کیں خدانخواستہ اگر کسی دن کسی بھی چیز میں کچھ کمی رہ گئی جو اس دن پوری نہ ہو سکی تو وہ عورتیں اپنے شوہروں کو خوش رکھنے کے بجائے ان کے لئے سوہان روح اور وبال جان بن جاتی ہیں اور بسا اوقات اپنے شوہروں کی ساری عنایات، احسانات اور مہربانیوں پر پانی پھیر دیتی ہیں ان کے طرز معاشرت رہن سہن اور چال ڈھال سے ایسا لگتا ہے جیسے انھوں نے کبھی بھی آرام و چین اور خوشحالی و فارغ البالی کی زندگی بسر ہی نہیں کیں۔ حدیث نبوی کے ایک چھوٹے ٹکڑے پر نظر ڈالیے۔

"ایسا لگتا ہے کہ کبھی اس نے (شوہر کے گھر میں) خوشحالی دیکھی نہیں۔" (بخاری)

حدیث بالا کے ان الفاظ کے ذریعہ عورتوں کے فطری جذبات کی صحیح عکاسی کی گئی ہے اور اس بات کو بھرپور طریقے پر اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ عورت جو شرم و حیا کی پیکر ہے اگر خدانخواستہ زندگی کے کسی بھی مرحلے میں شوہر کی جانب سے معمولی دکھ تکلیف بھی پہنچ جاتی ہے تو شوہر کی عنایات پر پانی پھیر کر ناشکری کے ڈھنڈورے پیٹتی ہے۔ حالانکہ وہ ناشکر گزار عورت زندگی کے تمام مرحلوں میں نہایت ہی سکون و چین اور خوشحالی دیکھ چکی ہے مگر اپنے شوہروں کی ناشکری کرنا عورتوں کا شیوہ بن چکا ہے وہ اپنی افتاد طبع سے مجبور ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے دوزخ میں سب سے زیادہ عورتوں دیکھا سبب دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ "یہ عورتیں کثیر تعداد میں جہنم میں اس لئے ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی تھیں یہی نہیں بلکہ ان کے اوپر طعن و تشنیع کو روا اور جائز رکھتی تھیں جس کی بنا پر آج ان کو یہ دن دیکھنا پڑا۔

ان عورتوں کے لئے جو بیوی کی حیثیت سے زندگی کے مراحل طے کر رہی ہیں۔ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسوۂ اور نمونہ موجود ہے، اس نمونے کے مطابق خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کی سعی کریں تو دنیا ہی ان عورتوں کے لئے جنت بن سکتی ہے اور ان کی زندگی میں ان کی مسرت و شادمانی حاصل ہو سکتی ہے

ماں

اسلامی تعلیمات میں ماں کا درجہ بہت بلند ہے اس کا مقام اور اس کی حیثیت ممتاز ہے قرآن پاک میں ان کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اگر حدیث نبوی میں ان کے ساتھ اچھا معاملہ اور حسن سلوک برتنے کی ترغیب موجود ہے ان کے ساتھ بری کا معاملہ کرنے اور بدسلوکی کرنے پر ترہیب بھی وارد ہے حسن سلوک کے سلسلہ میں قرآن کہتا ہے۔

وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما۔
(بنی اسرائیل ۲۳)

اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کیا کرو۔ اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، سو کبھی ان کو ہاں! سے ہوں مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا، اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔

ایک دوسرے مقام پر خداوند قدوس کا ارشاد گرامی ہے۔

ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا
(احقاف - ۱۵)

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔

اس باب میں احادیث نبوی کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے، متعدد احادیث میں ماں کی فضیلت اور اس کی رفعت و برتری کا اقرار کیا گیا ہے۔ کثرت سے وہ روایتیں مذکور ہیں جن میں ماں کے مقام و مرتبہ کو بلند اور بالاتر کر کے پیش کیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسولؐ اللہ میرے حسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے۔

حضورؐ نے فرمایا۔ "تمھاری ماں"

دوبارہ اس نے پوچھا: "پھر کون"؟

آپؐ نے فرمایا: "تمھاری ماں"

تیسری مرتبہ اس نے سوال کیا: "پھر کون؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: "تمھاری ماں"

چوتھی مرتبہ سائل کے سوال پر آپؐ نے فرمایا: "تیرے باپ" تیرے حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں، دوسری روایت میں ثم اباك ثم ادناك ثم ادناك کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا جہاد میں جانے کا ارادہ ہے، یا رسولؐ اللہ! مشورہ کی غرض سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

آپؐ نے پوچھا "کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں۔؟

انھوں نے عرض کیا: "جی ہاں! زندہ ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: "اے جابرؓ! جاؤ اور ان کے پاس رہو! ان کی خدمت کرو، کیونکہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے

(احمد و نسائی)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ یمن کے باشندوں میں سے ایک شخص نے جہاد میں شرکت کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ حضورؐ نے پوچھا: "کیا یمن میں تیرا کوئی عزیز رہتا ہے؟

اس نے عرض کیا: "میرے ماں باپ رہتے ہیں:

پھر آپؐ نے فرمایا: "جاؤ! ان سے درخواست کرو، اگر وہ اجازت مرحمت فرمادیں تب تو جہاد میں شرکت کرنا ورنہ واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، کیونکہ یہی تیرا جہاد ہے (ابوداؤد شریف)

گزشتہ روایات اور آیاتِ قرآنی سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام نے ماں کے درجہ اور اس کے مرتبہ کو کتنا بلند و بالا کیا ہے۔ ساتھ ساتھ اس کے مقام و منزلت کو کتنا رفیع بنایا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ کفر و شرک کی مستثنیٰ صورتوں کو چھوڑ کر باقی تمام چیزوں میں والدین یعنی ماں اور باپ کی اطاعت و تابعداری کی جانے کی، کتاب و سنت سے بھی یہی بات سمجھ میں آتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کے سوال کے جواب میں فرمایا۔ والدین کی اطاعت کرو، اگرچہ وہ ظلم کریں، اگرچہ وہ ظلم کریں بجز اس کے کہ وہ دونوں یا ان میں سے کوئی کفر و شرک کی طرف نہ بلائیں اور حدودِ اسلام سے نکلنے پر مجبور نہ کریں۔

ایک دوسری روایت میں مذکور ہے ایک شخص نے حضرت ابودرداؓ سے دریافت کیا کہ "میری ماں کا منشا یہ ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں"، اس پر حضرت ابودرداؓ نے فرمایا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے تو اس دروازہ یعنی والد کے حقوق کی حفاظت کر یا اسے ضائع کردے (مشکوٰۃ)

گویا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کرتے ہوئے حضرت ابودرداؓ کا منشا یہ تھا کہ اگر تونے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو تو اپنی ماں کی رضامندی کی حفاظت کی۔ اس روایت میں والدؓ کا لفظ مذکور ہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ جب والد کا یہ حق ہے تو ماں کا حق بدرجہ اولیٰ زیادہ ہوگا

ماں اور باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا بھی عبادت ہے اس پر خداوند قدوس اجر عطا کرتے ہیں، مسلم شریف میں ایک روایت ہے: رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

• ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا فرزند اگر اپنے

باقی صفحہ ۲۶ پر

مدارس عربیہ کے نوجوانوں سے

میرے عزیزو! تمہارے لئے کام کے کتنے وسیع میدان ہیں۔ اور ان میدانوں میں تھوڑی سی محنت سے آج کیا کچھ مل سکتا ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو یہاں کا قیام عزیز ہو، یہاں کا نظام عزیز ہو، نصاب عزیز ہو، جن کو یہاں کی تعلیم و تربیت اس لئے عزیز ہو کہ نئے خالدؓ اور نئے ابو عبیدہؓ پیدا ہوں۔ اللہ کی لاکھوں اور کروڑوں رحمتیں ہوں۔ ان کی پاک روحوں پر لیکن ان کی بے چین روحیں زبان حال سے کہہ رہی ہیں۔ کہ اب وہ قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتے، ہم نے تلوار چلانے اور گردن کٹانے میں ایک لمحہ کا تامل نہیں کیا۔ ہم نے اپنا کام ختم کرلیا۔ لیکن آج سر کٹانے اور کاٹنے کی ضرورت نہیں۔ آج تو باطل سے آنکھیں ملانے کی ضرورت ہے۔ آج نبوت محمدیؐ پر تلواروں کا حملہ نہیں، دلیلوں کا حملہ ہے، مادیت کا حملہ، ہمارے عزیز طلبہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں رہ کر کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ ان کے لئے یہ سعادت مقدر ہے، وہ اس میں حصہ لے کر ان ابرار و اخیار، اور ان شہداء و اتقیاء کی صف میں جگہ پا سکتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دعوت کا ایک ایسا میدان ہے۔ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنی اس حکمت کی بنا پر جس کا راز کوئی نہیں جانتا۔ اس زمانہ کے پست ہمتوں کے لئے مقدر کیا ہے کہ اس میں تھوڑی سی محنت سے تم بہت کچھ پا سکتے ہو (من احیی سنتی عند فساد امتی فله اجر مأة شهید) کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ سنت کون سی ہے، بیشک اگر کوئی ایک سنت زندہ کرے گا۔ تو سو شہیدوں کا اجر پائے گا۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ "سنتی" میں سنت کی اضافت جو آپ نے اپنی طرف کی ہے۔ اس کے معنی ہیں میرا چلن، میرا طریقہ، اور میرا مسلک، اب ذرا غور کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے، اس کی دعوت پر آج حملے ہو رہے ہیں، ان کے مقابلہ کے لئے سر بکف ہو کر میدان میں اتر آئے۔ اور ان حملوں کے لئے سپر بن جائیے۔ تو اس کا مقام کیا ہوگا۔ یہ مدرسہ جس کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو، یہاں کی ٹوٹی تمام عمارتیں، یہاں کے مواضع اور رفقاء اساتذہ یہاں کی بے سروسامانیاں اور یہاں کی بہت سی خامیاں، اور یہ کھانے کی خرابیاں "واللہ العظیم" اسی بنا پر ہو سکتا ہے کہ یہاں سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہوں جو حق و باطل کے معرکہ کارزار کے شہسوار ہوں۔ اور جانباز ہوں۔ رسول اللہؐ کے جھنڈے کو پھر سے بلند کریں اور ملحدانہ اور مادہ پرستوں اور ایمان سوز فتنوں کا جرأت کے ساتھ مقابلہ کریں۔ جس کے لئے روح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بے چین و مضطرب ہے۔

(از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ)

۱۰ جون کے مباہلے کے چیلنج کا انجام

مرزا طاہر کی ذلت در ذلت

مرزا طاہر کو ذرا بھی غیرت شرم ہو تو چلو بھر پانی میں ڈوب مرے۔

مرزا طاہر کی نام نہاد روحانیت کا دارومدار جھوٹ اور افترا پر ہے۔ پاکستان سے فرار ہونے کے بعد مرزا طاہر احمد نے شروع شروع میں تو یہ بیان دیا کہ میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق معمول کے دورے پر آیا ہوں۔ یہ فرار کے بعد مرزا طاہر کا سب سے بڑا تاریخی جھوٹ تھا بعد ازاں مولانا اسلم یار ارشد پر قادیانی غنڈوں کے قاتلانہ حملہ کے بعد مرزا طاہر نے جو خطبہ دیا اور اس میں قادیانی غنڈہ گردی پر پردہ ڈالنے کے لئے جو فرضی کہانی بیان کی کوئی سچا شخص تو کیا عام انسان بھی اتنا بڑا جھوٹ بولنے سے ڈرتا ہے۔ لیکن مرزا طاہر نے اس خطبے سے اپنے کذاب اعظم ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی کیا مرزا طاہر اپنے اس خطبے کے کاذبانہ بیانات پر میرے ساتھ مباہلہ کرنے کی جرات کریں گے؟

میں مرزا طاہر کے اس کاذبانہ خطبے پر اس کے من پسند تحریری مباہلے کے لئے بھی تیار ہوں مرزا طاہر اگر سچے ہو تو غیرت کھاؤ اور اپنی افسانہ طرازیوں کو سچ ثابت کرو۔

گزشتہ سال مرزا طاہر نے پوری امت مسلمہ کو جو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس کا اصل پس منظر تو صرف اتنا تھا کہ مرزا طاہر نے لندن فرار ہونے کے کچھ عرصہ بعد قادیانی امت کو تسلی دینے کے لئے FRIDAY 10th (جمعہ دس تاریخ) کے ایک نام نہاد کشف کا شوشہ چھوڑا۔ شروع شروع میں قادیانی اس نام نہاد کشف کے باعث بڑے پر جوش تھے مگر جوں جوں وقت گزرتا گیا اور کچھ بھی ظاہر نہ ہوا تو قادیانیوں میں بے دلی پھیلنے لگی۔ اور نوجوانوں نے تو شدید مایوسی اور بیزاری کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ اس خفت کو مٹانے کے لئے مرزا طاہر نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو جمعہ کے دن پوری امت مسلمہ کو مباہلے کا چیلنج دے کر قادیانی امت کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ FRIDAY 10th کا کشف دراصل اس لئے تھا کہ ۱۰ جون کے جمعہ کو خدا نے مجھ سے مباہلہ کا چیلنج دلوانا تھا قادیانی اس کشف کی تکمیل کے دعوے سے تو مطمئن نہ ہوئے البتہ مباہلے کے شوشہ سے ان کی توجہ اس نام نہاد کشف سے ہٹ گئی۔ اور مباہلہ کی طرف مبذول ہو گئی لیکن مرزا طاہر کی بدقسمتی کہ مباہلہ کے چیلنج میں کئی ایچ پیچ رکھنے کے باوجود یہ چیلنج ان کے لئے وبال جان بن گیا علمائے

جناب عبدالکریم صاحب۔ لاہور

اسلام نے مرزا طاہر کو فوراً جواب دیا اور مباہلے کے لئے مسنون طریقے کے مطابق آمادگی ظاہر کر دی جو مرزا طاہر کے لئے کھلا ہوا زہر کا پیالہ تھا جسے وہ کبھی بھی پینے کی جرات نہیں کر سکے۔

نام نہاد چیلنج مباہلہ کے ایک سال بعد مورخہ ۹/۶/۸۹ کے خطبہ میں مرزا طاہر نے اپنی امت کو بے وقوف بنائے رکھنے کیلئے اس مباہلہ کی نام نہاد برکات کا ذکر کیا ہے مرزا طاہر کو حق پہنچتا ہے کہ اپنی احمق امت کو مزید احمق بنائے رکھیں مگر ریکارڈ کی درستی کے لئے چند حقائق کو ان کے پورے پس منظر کے ساتھ پیش کرنا ضروری ہے۔

۱۔ مرزا طاہر نے مباہلہ کے چیلنج کے ساتھ مسلمانوں کو اپنی طرف سے یہ نصیحت بھی کی تھی کہ مباہلہ قبول کرنے میں جلدی نہ کرنا۔

۲۔ ایک خطبے میں مرحوم جنرل ضیاء الحق کو مباہلے سے مہلت دے کر بری کر دیا تاوقتیکہ وہ ملک کے سیاسی بحران پر پوری طرح قابو پا لیں اب ایک طرف یہ حقیقت ہے کہ مرحوم جنرل ضیاء الحق نے مباہلہ قبول ہی نہیں کیا تھا دوسری یہ کہ انہیں مرزا طاہر کی طرف سے خصوصی مہلت بھی ملی ہوئی تھی اس کے باوجود مرزا طاہر کا جنرل ضیاء الحق کے طیارے کے حادثے کو اپنے مباہلہ کا کرشمہ کہنا محض اپنی امت کو بے وقوف بنانا ہے۔

قادیانی چالبازی ملاحظہ کیجئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے خلاف یکطرفہ بددعا کی اور اس بددعا کے فیصلہ کے مطابق بجائے (دست اور قے سیرۃ المہدی) سے ہلاک ہو گئے۔ تو قادیانیوں نے آج تک یہی موقف اپنا رکھا ہے کہ بے شک مرزا غلام احمد قادیانی کی بددعا میں مباہلہ کا لفظ نہیں آیا مگر وہ مباہلہ تھا اور چونکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مباہلہ منظور نہیں کیا تھا اس لئے وہ لاگو نہیں ہوا۔ اور مرزا صاحب کی ہلاکت اس زمرے میں نہیں آتی۔ (حالانکہ آتی ہے)

دوسری طرف بے ایمانی اور بے غیرتی کا یہ حال ہے کہ کھلم کھلا مباہلہ کا لفظ ہے اور جنرل ضیاء الحق نے اسے قبول ہی نہیں کیا اور قادیانی اسے مباہلہ کا کرشمہ قرار دے رہے ہیں۔ اگر مباہلہ یکطرفہ ہو سکتا ہے تو پھر اسی معیار پر مرزا غلام احمد قادیانی کی یکطرفہ دعا کو دیکھ لیں اور اپنا کذب تسلیم کر لیں اس معیار پر تو آپ کا کیا آپ کے دادا جان کا کذب پوری طرح ظاہر ہو جاتا ہے اور آپ کی بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہے۔

قادیانی تاویلات اتنی مضحکہ خیز ہوتی ہیں کہ پڑھنے

مباہلہ کے چیلنج کے بعد ربوہ میں مرزا محمود کی بدکاریوں کے چرچے عام ہو گئے۔

والا تو ندامت محسوس کرتا ہے۔ مگر ان لوگوں کو ایسی تاویل پیش کرتے ہوئے شرم لاحق نہیں ہوتی۔ گزشتہ سال مباہلہ قبول کرنے والے چند علماء اسلام کی اموات کو بھی قادیانی اپنے مباہلہ کے کھاتے میں ڈالتے ہیں دوسری طرف خود قادیانیوں کے ہاں گزشتہ برس کی شرح اموات گزشتہ سو برس میں سب سے زیادہ رہی۔ مرنے والوں میں خاندان خلافت کے رشتہ دار، قادیانی مبلغ قادیانی جامعہ کے پروفیسرز، اشفاق قمبرو لنکے سرگرم سرکردہ قادیانی اور پاکستان میں مرزا طاہر کے ترجمان محمد شفیع اشرف سمیت بے شمار اہم قادیانی شامل ہیں مرزا طاہر ان ہلاک ہونے والوں کی پوری لسٹ خاموشی سے پی جاتے ہیں اور ڈکار بھی نہیں لیتے۔ حالانکہ جب مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج دیا تو اکثر قادیانی بوڑھوں نے بڑے فخر سے کہا کہ ہماری عمریں کم از کم ایک سال تو اب بڑھ گئی ہیں۔

مرزا طاہر نے علمائے اسلام میں سے بعض کی طرف اپنی

زچے بھی کہا جا سکتا ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے تب بڑی پتے کی بات کہی تھی کہ جناب مرزا صاحب عدالت نے اسی لئے آپکے لوگوں کی ذلتوں کے الہام چھاپنے سے

ربوہ میں قادیانی بہائی ہو گئے جنہوں نے مرزا طاہر سمیت سب کو زچ کر دیا

روک دیا ہے کہ آپ تو سب کی ذلت کی پیش گوئی کرتے رہیں گے اور حکومت ہر شخص کو آپ کی معیاروں پر ذلیل کرنے کے لئے چار چار مربع زمین کہاں سے دیتی پھرے گی۔ مرزا طاہر نے بھی ایسی ہی مضحکہ خیز قادیانی ساختہ، ذلتیں بیان کی ہیں۔ ان کی تسلی کے لئے انہی کے لب و لہجے میں ہم انہیں آئینہ میں ایک جھلک دکھائے دیتے ہیں گر قبول افتد!

۱۔ گزشتہ سال کی مرزا طاہر کی کیسٹیں غور سے سنیئے قرآنی

اور نہ صرف بہائی ہوتے بلکہ ربوہ میں جو ڈیرے بھی ڈالے ہوتے ہیں اور علمی میدان میں قادیانی معیاروں پر بھی انہوں نے قادیانی مبلغوں سے لے کر مرزا طاہر تک سب کو زچ کر کے رکھ دیا ہے بتائیے اتنے بڑے سانحہ کے بعد بھی آپ کی ذلت ہوئی یا نہیں؟

۵۔ مباہلہ کے اس چیلنج کے نتیجہ میں مرزا محمود کی بدکاری اور سیاہ کاری کے تذکرے پھر سے تازہ ہو گئے عبدالرحمن مصری کے صاحبزادے بشیر احمد مصری نے لندن سے مباہلہ کا چیلنج دیا اور قادیانی گھروں تک وہ تحفے پہنچے اب بولیں ذلت ہوئی یا نہیں؟

۶۔ مرزا ناصر کی بیٹی جس کے کارنامے ربوہ کے بچے بچے کی زبان پر ہیں۔ اس نے اسی عرصہ میں ایسے انداز میں دوسری شادی کی کہ "الفضل" ندامت کے مارے شادی کی خبر نہیں چھاپ سکا بتائیں ذلت ہوئی یا نہیں ہوئی؟

۷۔ مباہلہ کے سال کے دوران مرزا طاہر کے پاکستانی ترجمان محمد شفیع اشرف کی ہلاکت کے بعد نئے ترجمان، مرزا خورشید احمد

میں نے ختم نبوت میں مرزا خورشید کا جھوٹ ظاہر کیا ــــ تردید کی جرأت نہیں ہوئی۔

خود ساختہ ذلتیں منسوب کر کے اپنی امت اور اپنے دل کو خوش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے آیئے پہلے مسلمانوں کے لئے قادیانی ساختہ ذلتوں کی ایک مثال بھی دیکھ لیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارے میں پیش گوئی کی مقررہ میعاد گزر گئی اور مولانا کو کچھ نہیں ہوا تو پھر نہایت مضحکہ خیز تاویلات سے قادیانی ساختہ ذلتیں بیان کی گئیں ان میں سے صرف دو ذلتیں ملاحظہ کیجئے

۱۔ مولانا نے کہا تھا کہ عجب کا صلہ لام نہیں آتا مرزا صاحب نے ثابت کر دیا کہ عجب کا صلہ لام آتا ہے اس لئے مولانا کی ذلت ہو گئی۔

۲۔ مولانا کو حکومت کی طرف سے چار مربعے زمین مل گئی لہٰذا مولانا کی ذلت ہو گئی حالانکہ مولانا کے خلاف اپنی نام نہاد پیش گوئی کے عرصہ کے دوران ہی مرزا صاحب کو عدالت میں وہ تاریخی توبہ نامہ داخل کرنا پڑا تھا کہ میں آئندہ کوئی ایسا الہام بنا کر شائع نہیں کروں گا کہ کوئی مخالف ہلاک یا ذلیل ہو گا۔ اس تاریخی ذلت کے باوجود جب [illegible] اپنی ذلت محسوس کرنے کی بجائے مسلمانوں کے کھاتے میں نام نہاد ذلتیں لکھنا شروع کر دیں تو اسے کھسیانی بلی کھمبا

آیات میں اعراب کی اتنی غلطیاں ہوتی ہیں کہ سن کر شرم آتی ہے کیا یہ مرزا طاہر کی ذلت ہوئی یا نہیں؟

۲۔ نام نہاد مباہلہ کے سال کے دوران مرزا طاہر نے روزنامہ جنگ لندن (مورخہ ۲۷-۹-۱۹۸۹) میں اپنے ایک انٹرویو میں جنرل حمزہ کو قادیانی جماعت کا ہیرو بیان کیا اور اس انٹرویو کے مطابق جنرل حمزہ نے پاکستان کے قومی اخبارات میں اپنے قادیانی ہونے کی تردید کی اور مرزا طاہر کے بیان کی مذمت کی۔ بتائیے دوران سال، مباہلہ ذلت ہوئی یا نہیں ہوئی؟

۳۔ ربوہ میں نوجوان نسل میں بے زاری کی شدید لہر پیدا ہوئی اور مرزا طاہر کو ایک سخت خطبہ دینا پڑا بتائیے نوجوان

مرزا طاہر کی تقاریر میں جنسی غلاظت ہوتی ہے یا جھوٹ کی نجاست

نسل میں بے زاری کا عام ہونا ذلت کا موجب بنا یا نہیں؟

۴۔ ۱۹۲۴ء میں قادیانیوں کا ایک گروپ قادیان میں بہائی ہوا تو اسے قادیان سے نکال دیا گیا اس مباہلے کے سال میں ۶۵ سال بعد پھر ربوہ میں قادیانی لوگ بہائی ہوئے

قادیانی [illegible] کی نوجوان قادیانی نسل میں بیزاری کی تردید کی میں نے ختم نبوت (شمارہ ۱۰ جلد ۸) میں حلفاً مرزا خورشید کا جھوٹ ظاہر کیا۔ مرزا خورشید حلفاً جواب دینے کی بجائے خاموش ہو گئے بتائیے ذلت ہوئی یا نہیں؟ مرزا خورشید حلفاً میری تردید کریں میں ربوہ کے ایک ایک قادیانی کا نام بتا دوں گا جو خاندان خلافت سے متنفر ہیں اور قادیانیت کو دلدل قرار دیتے ہیں۔

۸۔ مباہلہ کا سارا سال روبرو مباہلہ سے انکار کے بعد کیرالہ میں روبرو مباہلہ کر لینا ایک طرح قادیانیوں کی طرف سے شکست کا اعتراف ہے اور دوسری طرف یہ بالواسطہ اقرار بھی کہ گزشتہ سال کے عرصہ میں قادیانیوں کے حق میں کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا ورنہ ایک فیصلہ کن نشان کے بعد مزید مباہلہ کی کیا تک تھی؟ بتائیے ذلت ہوئی یا نہیں؟

۹۔ مولانا یوسف لدھیانوی نے آپ کے چیلنج کے جواب میں خود لندن آ کر مباہلہ کے لئے آمادگی ظاہر کی خود آپ کے مشن ہاؤس آ کر مباہلہ کے لئے آمادگی ظاہر کی مگر

مرزا ناصر کی بیٹی کا کارنامہ۔ مرزائی اخبار نے دوسری شادی کی خبر بوجہ ندامت شائع نہیں کی۔

آپ مسنون طریق مباہلہ پر آمادہ نہیں ہوئے بتایئے محمد عربیؐ کے غلام کے ہاتھوں آپ کو ذلت ملی یا نہیں؟

۱۰۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی صوبائی انتخابات میں ربوہ چنیوٹ کے حلقہ سے دوسری بار ایم پی اے منتخب ہو گئے بتائیں آپ کی ذلت ہوئی یا نہیں؟

۱۱۔ مولانا طاہر القادری جو گزشتہ سال پنجاب پاکستان پر آپ کا انتظار کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے صرف غلامیٔ محمدؐ کے جذبے کے صدقے انہیں عزتیں عطا کیں بتایئے آپ کی ذلت ہوئی یا نہیں؟

۱۲۔ قادیانی سالانہ میلہ جس کے انعقاد کے لئے آپ نے سر توڑ کوشش کی کہ مباہلہ کے سال میں ضرور منعقد ہو جائے آپ کی تمام تر کوششوں کے باوجود ربوہ میں نہیں ہو سکا بتایئے آپ کی ذلت ہوئی یا نہیں؟

۱۳۔ مباہلہ کے سال کے دوران قادیانی صد سالہ جشن کی تاریخ آئی اور قادیانی اپنے عالمی مرکز میں یہ جشن نہیں منا سکے۔ یہ خدا کی طرف سے ذلت ملی یا نہیں؟ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو حکومتیں بدل سکتا تھا۔

۱۴۔ جشن صد سالہ کی نسبت سے "الفضل" کے صد سالہ تشکر نمبر میں مرزا طاہر کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں بڑی پیش گوئیاں ہیں۔

؎ "ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی"

۲۳ مارچ کے بعد ۱۰ جون تک بھی مرزا طاہر پاکستان آجاتے تو ان کے کل پرسوں کا بھرم رہ جاتا آگے چل کر لکھتے ہیں۔

یہ بات نہیں وعدوں کے لیے لیکھوں کا تم دیکھو گے
ہم آئیں گے جھوٹی نکلے گی بات خدا نا ترسوں کی

"کل پرسوں" کے لفظوں کی ذلت تو ظاہر ہو چکی۔ اب وعدوں کے لیے لیکھو نہ ہونے کا دعویٰ بھی باطل ہو گا مرزا طاہر تمہارا یہ دعویٰ بھی جھوٹا نکلے گا۔ یہ خدا کی طرف سے تمہاری ذلت کا ایک اور ثبوت ہو گا۔

مرزا طاہر کی بدحواسی اور بوکھلاہٹ نے اب اس کے مزاج میں شدید چڑچڑا پن پیدا کر دیا ہے اس کی کیسٹوں میں اب بے غیرت ذلیل قسم کی گالیاں عام سنائی دیتی ہیں جو اس کی جھلاہٹ اور بے بسی کی عکاسی کرتی ہیں مرزا طاہر صاحب اگر مسلمانان پاکستان میں غیرت نہ ہوتی اور آپ کو ان کی غیرت ایمانی کا خوف نہ ہوتا تو آپ چوروں کی طرح پاکستان سے بھاگ کر نہ جاتے۔

مرزا طاہر کی تقاریر میں عمومی طور پر یا تو جنسی غلاظت ہوتی ہے اور یا پھر جھوٹ کی نجاست ہوتی ہے جنسی غلاظت اور جھوٹ کی نجاست یہی دو قادیانی روحانیت کی بنیاد ہیں۔

جس کا مرزا طاہر علمبردار ہے یہ محض الزام نہیں مورخہ ۱۶/۸۹ کے الفضل میں جرمنی کی عورتوں کی قادیانی تنظیم سے مرزا طاہر نے خطاب کرتے ہوئے یہ بیان کیا کہ خدا تعالیٰ کی صفت رحم کا عورت کے رحم سے گہرا تعلق ہے قادیانی عورتوں کے جلسے میں ایسی بات تفصیل سے بیان کرنا مرزا طاہر کی جنسی زدگی کا منہ بولتا ثبوت ہے جھوٹ کی نجاست کا یہ حال ہے کہ پوری پوری تقریریں جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں جن کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہوتا مولانا اللہ یار ارشد پر قادیانی غنڈوں کے حملہ کے بعد مرزا طاہر کا خطبہ اس کذب بیانی کا زندہ ثبوت ہے اب تو مرزا

مرزا طاہر نے کیرالہ بھارت میں دو بدو مباہلہ کی اجازت دیکر ثابت کر دیا کہ اصل طریق مباہلہ یہی ہے

طاہر کی چڑچڑاہٹ کے سبب سے تقریروں کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ بقول غالب ؎

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی سو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا

مرزا طاہر کی سال بھر کی منہ ماری کے بعد کیرالہ بھارت کے قادیانیوں کو مسلمانوں سے روبرو مباہلہ کی اجازت دے دینا ایک طرف اس کا یہ اعتراف کرنا ہے کہ اس کے نام نہاد مباہلے سے کوئی نتیجہ قادیانیوں کے حق میں ظاہر نہیں ہوا۔ اور دوسرے یہ بھی تسلیم کرنا ہے کہ علماء اسلام کا موقف درست تھا کہ مسنون طریق مباہلہ روبرو ہوتا ہے اور قادیانی تاویلات محض کج بحثی تھیں اور اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہو گئی کہ مرزا طاہر خود کبھی بھی علمائے اسلام کے روبرو آنے اور انہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔

کیرالہ کے قادیانیوں کو مسنون مباہلہ کی اجازت دینے میں مرزا طاہر نے یہ حکمت سوچی کہ اگر مباہلہ کرنے والے قادیانی ہلاک ہو گئے تو کہہ دیں گے کہ اصل شخصیت تو مرزا طاہر کی تھی اور اگر مرزا طاہر ہلاک ہو گئے تو کہہ دیں گے کہ اصل مباہلہ تو کیرالہ کے چالیس قادیانیوں کے ساتھ تھا۔ مرزا طاہر کے ساتھ تو تھا ہی نہیں یہ قادیانی چال بازی اور مکاری کو پہلے ہی ریکارڈ پر لا رہوں تاکہ سند رہے۔

قطع نظر اس سے کہ جھنگ اور علی پور چٹھہ کے دو مباہلین ختم نبوت کے ساتھ قادیانی طرز کا مباہلہ ابھی جاری ہے اور مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا طاہر القادری کے بارے میں بھی قادیانیوں نے مباہلہ کی ایک صورت تسلیم کر رکھی ہے اور اس کی میعاد ابھی مکمل ہونا باقی ہے تاہم کیرالہ کے روبرو مباہلہ کے بعد میں مرزا طاہر کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ حضرت مولانا یوسف لدھیانوی کے تازہ ترین خط کے مطابق لندن میں اپنے مشن ہاؤس میں ہی مباہلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ جتنے افراد مرزا طاہر کہیں گے اتنے افراد لے کر مولانا محمد یوسف لدھیانوی لندن کے قادیانی مشن ہاؤس تک آنے کے لئے تیار ہیں پھر اب قباحت کیا ہے اور کس بات کا ہے؟ کیرالہ کے ہزاروں مسلمانوں نے پرسکون ہو کر ساری کارروائی دیکھی ہے تو لندن میں آپ کو کیا خوف ہے؟ مرزا طاہر صاحب آپ نے تو مباہلہ کا چیلنج اس لئے دیا تھا کہ قادیانی امت کے 10 TH FRIDAY کے کشف کے فراڈ کو بھول جائے مگر امت محمدیہ کو للکار کر آپ نے عبرت ناک انجام کو بلایا ہے۔ خدا کی لاٹھی چلنے والی ہے اب آپ کو آپ کے عبرت ناک انجام سے کوئی نہیں بچا سکتا حکومت برطانیہ بھی اب آپ کو نہیں بچا سکتی۔

ایک سال پہلے

17 اگست کا حادثہ ۔۔۔ ہفت روزہ ختم نبوت کا اہم اداریہ

۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے ہوائی جہاز کا حادثہ ہوا۔ اس سے تقریباً ایک ماہ پہلے یعنی اسی ماہ جولائی میں یہ اداریہ تحریر کیا گیا تھا جس میں واضح طور پر صدر ضیاء الحق مرحوم کو کہا گیا تھا کہ وہ مرزائیوں کے نرغے میں ہیں۔ اور کسی بھی وقت حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ صدر مرحوم نے اس طرف توجہ نہ دی۔ اور قادیانی سازش کا نہ صرف خود شکار ہو گئے۔ بلکہ افواج پاکستان کے بہت سے افسروں کو اپنے ساتھ لے ڈوبے۔ اس اداریے کی روشنی میں نئے حکمرانوں کو بھی ہم متنبہ کر رہے ہیں کہ وہ مرزائیوں سے ہوشیار رہیں
(محمد حنیف ندیم)

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے ابھی چند روز قبل تمام مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اس میں بطور خاص صدر محمد ضیاء الحق صاحب کا نام لیا۔

لاہور (نامہ نگار) لندن سے موصول ہونے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے صدر ضیاء الحق سمیت جماعت کے تمام مخالفین کو چیلنج کیا ہے کہ وہ لندن میں مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ (جنگ لاہور ۵ جون [illegible])

راقم الحروف نے مرزا طاہر کا یہ چیلنج اخبار میں پڑھا۔ پنجاب کے جن حضرات نے اس چیلنج کو قبول کیا ہے۔ وہ خبریں بھی نظر سے گذری ہیں۔ مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کے اغواء کا بڑا مجرم مرزا طاہر ہے۔ اور پاکستان سے بھاگ کر بھی وہ اسی وجہ سے گیا ہے کہ اسلم قریشی کیس میں گرفتار نہ کر لیا جاؤں۔ ان کے صاحبزادے جناب اکرم قریشی نے بھی یہ چیلنج قبول کیا ہے۔ کراچی سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور ممتاز عالم دین مولانا منظور احمد الحسینی نے بھی ایک بیان میں مرزا طاہر کو کہا ہے کہ وہ جہاں چاہیں جس وقت چاہیں۔ اور جس جگہ چاہیں مباہلہ کر لیں لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ

وہ بھاگ گئے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہو بیت الحرام سے

اسی طرح کا خبط دجال قادیان مرزا قادیانی کے سر پر سوار ہوا تھا۔ لیکن ہمیشہ منہ کی کھائی۔ "بڑی نشانی ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہوتا وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔" (اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

چنانچہ مرزائے قادیانی نے مولانا عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیا۔ مرزا قادیانی اپنے ہی پیش کردہ اصول کے مطابق پہلے مر گیا۔ اور مولانا عبدالحق غزنوی کافی عرصہ زندہ رہے بالکل آخری ایام میں مرزا نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کو ایک طویل خط لکھا۔ اور اس میں یک طرفہ طور پر یہ بددعا کی کہ۔

میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ یا کسی اور آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

اسی لمبی چوڑی دعا میں مرزا نے یہاں تک بھی لکھا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں ہیضہ یا طاعون جیسے مرض میں مر جائے۔ خدا نے فیصلہ کر دیا مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں ہی ہیضے سے ہلاک ہو گیا

اس واضح نشانی اور مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کے بعد تمام قادیانی پیشواؤں نے یہ محسوس کر لیا کہ نہ تو خود مباہلہ کرنا ہے۔ اور نہ ہی کسی مسلمان کے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنا ہے۔

آج سے ۴۲ سال پہلے چنیوٹ کے ممتاز عالم دین مولانا منظور احمد صاحب سابق ایم پی اے نے مرزا طاہر کے آنجہانی والد مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ موصوف کو ملک کی چند بڑی جماعتوں کی تائید حاصل تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی اس مسئلہ میں ان کے ساتھ تھی۔ لیکن مرزا محمود کو سانپ سونگھ گیا۔ بالآخر کئی سال بستر مرگ پر پڑا رہ کر واصل جہنم ہو گیا۔ مرزا محمود کے بعد مرزا ناصر نے یہ چیلنج قبول نہ کیا مولانا کا یہ چیلنج مرزا طاہر کے لئے بھی موجود ہے۔ لیکن بجائے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کے مرزا طاہر نے مخالفین کو مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔ اور بطور خاص صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا نام لیا۔ دراصل مرزا طاہر نے مباہلہ کا جو چیلنج دیا ہے۔ اس کا ایک پس منظر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس چیلنج میں بطور خاص مرزا طاہر نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا نام لیا ہے۔ مرزا طاہر کے ذہن میں یہ بات ہے کہ صدر پاکستان کو کرسی صدارت سنبھالے ہوئے ۱۲ سال ہو چکے ہیں۔ ملک کے اندرونی حالات صحیح نہیں ہیں۔ سندھ میں امن و امان کی صورتحال ناگفتہ بہ ہے۔ سیاسی جماعتیں صدر ضیاء سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ ایسے میں (مرزا طاہر کے خیال کے مطابق) صدر ضیاء کا اقتدار اب چند دن کا مہمان ہے۔ لہٰذا اس مباہلہ کا پس منظر یہ ہوا۔

(۱) اگر کسی وجہ سے صدر ضیاء کا اقتدار ختم ہو جائے تو مرزا طاہر اور اس کے مرزائی پریس کا ڈھول بجانے لگیں گے کہ صدر ضیاء کا اقتدار جانا ہمارے پیشوا کی بددعا کا نتیجہ ہے اور یہ ایک نشان ہے۔ جو ان کے خیال کے مطابق خدا کی طرف سے ظاہر ہوا۔

(۲) یہ بھی ممکن ہے کہ افواج پاکستان میں جو قادیانی اہم عہدوں پر فائز ہیں انہوں نے صدر ضیاء کو اقتدار سے ہٹانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہو مرزا طاہر نے اسی بنیاد پر یہ چیلنج دیا ہو۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ کوئی شخص ہمیشہ کے لئے اپنے نام اقتدار الاٹ کروا کے نہیں آیا۔ جو آیا اس نے بہرحال جانا ہے۔ صدر ضیاء کا اقتدار ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہونا ہے۔ لیکن مرزائی افسر صدر ضیاء

باقی صفحہ ۲۶ پر

حضرت مسیح ابنِ مریمؑ کی ایک اہم نشانی — حج بیت اللہ

مرزا قادیانی کا دعوائے مسیحیت اور حج سے محرومی

بالو حبیب اللہ امرتسریؒ

احادیثِ رسولِ ربانی

(۱) صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۰۸ اور حج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۹ پر ہے۔

"یحدث ابوھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنیھما (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور پُرنور نے ارشاد فرمایا مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔" (نیز دیکھو کتاب المعلم جلد سوم صفحہ ۳۰۴)

(۲) مسند احمد جلد دوم صفحہ ۲۴۰ و صفحہ ۲۷۲ و صفحہ $\frac{۵۱۳}{۵۴۰}$ اور تفسیر درِ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ پر ہے

"عن حنظلۃ الاسلمی سمع اباھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمدؐ بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنیھما۔"

(۳) مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ و تفسیر ابن کثیر (برحاشیہ فتح البیان) جلد سوم صفحہ ۲۳۵ و درِ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ و حج الکرامہ صفحہ ۴۲۹ پر ہے۔

"عن حنظلۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم فیقتل الخنزیر ویمحو الصلیب وتجمع لہ الصلوۃ ویعطی المال حتی لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منھا او یعتمر او یجمعھما قال وتلا ابوھریرۃ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا فزعم حنظلۃ ان اباھریرۃ قال یؤمن بہ قبل موتہ عیسی فلا ادری ھذا کلہ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شیٔ قالہ ابوھریرۃ۔"

(ترجمہ) حضرت حنظلہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابوہریرۃ صحابیؓ سے روایت کی ہے کہ حضور پُرنور نے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے پس خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی جاوے گی اور دیں گے مال یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ اور خراج (جزیہ) کو بند کر دیں گے اور روحاء میں تشریف لاویں گے پس اس جگہ سے حج کریں گے یا عمرہ یا دونوں کو اکٹھا کریں گے حضرت حنظلہ راوی نے کہا اور حضرت ابوہریرۃ نے آیت پڑھی۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا۔ پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے پس میں نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوہریرہ کا کلام ہے۔"

(۴) مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ و حج الکرامہ صفحہ ۴۲۹ و درِ منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ و کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸ و منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶ پر ہے۔

"عن عطاء مولی ام حبیبۃ قال سمعت اباھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیھبطن عیسی ابن مریم حکما عدلا واماما مقسطا ولیسلکن فجا حاجا او معتمرا ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیہ یقول ابوھریرۃ ای بنی اخی ان رأیتموہ فقولوا ابوھریرۃ یقرئک السلام"

(ترجمہ) حضرت عطاء تابعیؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ضرور اترے گا حضرت عیسیٰ بن مریمؑ حاکم عادل ہوگا اور امام انصاف کرنے والا۔ اور البتہ ضرور گذرے گا ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتا ہوا اور البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائے گا اور مجھے سلام کرے گا اور میں اسے جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابوہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔"

(۵) امام جلال الدین سیوطیؒ کے رسالہ "انباء الاذکیا فی حیوۃ الانبیاء" کے صفحہ ۴ (۱۰) میں ہے:-

"محدث ابو یعلیٰ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسےٰ بن مریمؑ اتریں گے پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمدؐ تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔"

پیشگوئی از قاضی محمد سلیمان صاحب عالم رحمانی

مشہور و معروف کتاب "رحمۃ للعالمین" کے مصنف حضرت مولانا مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب متخلص بہ سلمان نے اپنی کتاب تائید الاسلام حصہ دوم (مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور) کے صفحہ ۱۴۴ پر تحریر فرمایا تھا۔

"مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث ابوہریرۃ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آکر حج و عمرہ کریں گے۔ میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔"

اقوال مرزا صاحب قادیانی

(الف) کتاب "ایام الصلح" اردو کے صفحہ ۱۶۸ و ۱۶۹ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

"ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی پہلے حج کو چلا جائے اگر بموجب نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تاکہ ان پر عمل کیا جائے اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئے گا قتل دجال ہے

جس کی تاویل ہمارے نزدیک ایک مثل باطلہ بذریعہ حج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہئے۔ اگر کچھ دیانت اور تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کریگا۔ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کریگا۔ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو ہم بہرحال حج کو جائینگے ہرچہ بادا باد۔ لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کریگا کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عقائد کو قتل کریگا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لاکر حج کریگا سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔"

(ب) اخبار "الحکم" مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۰۔ کالم نمبر ۳ میں ہے کہ

"ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے فرمایا یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کرسکتے تھے لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔"

نوٹ ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء (سنہ ۱۳۲۶ھ) کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج آپ کو نصیب نہ ہوا پس دیکھئے کہ کس طرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ مرزائی صاحبان غور کریں۔

مرزائیوں کا جواب ناصواب

اور

اس کی تردید

مرزائی ۔ آپ ثابت کریں کہ آپ کو فارغ البالی اور مرفہ الحالی حاصل تھی (رسالہ ریویو بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۲۸)

مسلمان :۔ مرزا صاحب قادیانی کو دعوے کے بعد ہزاروں لاکھوں روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ مرزا صاحب نے خود تحریر کیا ہے کہ

(۱) "اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۳۴)

(۲) "ہزارہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزارہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۵)

(۳) "مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ بھی ماہوار آئینگے مگر خدا تعالیٰ نے جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

(۴) "اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آکر دیئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا کیا ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱ کا حاشیہ)

(۵) "اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا۔ اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۲)

(۶) کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۳۴ کی سطر ۱۰ میں ہے۔

"اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔"

مرزائی | سنئے آپ کو دنیا سے تو فارغ البالی تھی لیکن دین کے معاملے میں آپ فارغ البال نہ تھے۔ آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔ (ریویو بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۲۹)

مسلمان | دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا۔ تقریریں کرنے والا۔ مخالفوں کے مقابل پر کتابیں لکھنے والا شخص حج بھی کرسکتا ہے۔ دیکھئے حنفی علماء میں سے جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب چشتی تھانوی اور مولانا مولوی احمد علی صاحب قادری لاہوری اور علماء اہلحدیث میں سے جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور اور جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری (جنہوں نے ستر کے قریب کتب ہیں عیسائیوں۔ آریوں۔ مرزائیوں۔ نیچریوں۔ شیعوں اور چکڑالویوں کی تردید میں لکھی ہیں) نے دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور حج بیت اللہ کا بھی کیا ہے۔

مرزائی | مخفی نہ رہے کہ آپ کے نزول کی غرض جو قرآن مجید و احادیث میں بتائی گئی ہے صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے اس لئے آپ پر لازم یہی تھا کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے۔ (ریویو ایضاً صفحہ ۲۹)

مسلمان | قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود اور مشرکین عرب کے عقائد کی خوب تردید کی ہے اور بیت اللہ کے حج بھی کئے ہیں مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوا۔

مرزائی | قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا اظہر من الشمس ہے اور دوسری طرف اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا۔ تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف و معارض ہو اس کے متعلق آنحضرت کا فیصلہ

ہے کہ اس کو رد کر دو۔" (ریویو ایضاً صفحہ ۳۳) ریویو جلد ۲۲ نمبر ۲ صفحہ ...)

مسلمان | مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوےٰ تھا کہ میں مسیح موعود ہوں (ازالہ اوہام صفحہ ...) اس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی کہ مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوےٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے مثیل مسیح ہونے کا دعوےٰ ہے (اشتہار مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء + تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۱ + عسل مصفےٰ جلد دوم صفحہ ۴۲۶) اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے (کشتی نوح صفحہ ۵۶) میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیۃ الدلالت نص صریح میں اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی مثیل مسیح کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔ مثیل مسیح کے الفاظ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک مثیل مسیح اس امت میں سے آئیگا۔ البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسےٰ۔ مسیح۔ ابن مریم۔ عیسےٰ ابن مریم۔ مسیح ابن مریم۔ اس نبی و رسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے جن پر انجیل اتری تھی۔ صحاح ستہ، مسند احمد، کنز العمال اور مشکوٰۃ وغیرہ کتب احادیث میں تیس یا اس سے زیادہ حدیثوں میں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ مگر الفاظ مسیح ابن مریم۔ عیسیٰ بن مریم۔ ابن مریم۔ مسیح عیسےٰ۔ روح اللہ عیسےٰ آئے ہیں۔ اور یہ الفاظ "یاتی مثیل المسیح منکم" آنحضرتؐ نے نہیں فرمائے۔ جب بنیاد ہی پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہو سکتی ہے اگر حضرت مسیح ابن مریم وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرت علیہ السلام ان کے آنے کی خبر نہ دیتے۔ اور جناب مرزا صاحب مثیل مسیح علیہ السلام نہیں ہیں اور آپ کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

مرزائی | یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے تمام الفاظ یہ ہیں۔ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او لیثنیھما۔ ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں کہ بعد نزول یہ واقعہ ہوگا یا آمد ثانی میں وہ حج کریں گے۔"
(الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۱ و ۲)

مسلمان | اسی اخبار "الفضل" مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۷ کالم نمبر ۳ میں ہے۔

"اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کلامی یفسر بعضہ بعضاً کہ میری کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔"

سو ذرا غور سے سنیئے کہ مسند احمد شریف کی جلد دوم کے صفحہ ۲۹۰ پر ہے۔ "عن حنظلۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسےٰ بن مریم فیقتل الخنزیر ویمحو الصلیب وتجمع لہ الصلوۃ ویعطی المال حتی لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منھا او یعتمر او یجمعھما قال وتلا ابو ھریرۃ ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ فزعم حنظلۃ ان ابا ھریرۃ قال یؤمن قبل موت عیسیٰ فلا ادری ھذا کلہ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شئ قالہ ابو ھریرۃ"

اس حدیث نبویؐ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ بن مریم بعد نزول حج کریں گے۔

مرزائی | حضرت ابوہریرہ اس کے راوی ہیں اور الفاظ حاجا او معتمرا او لیثنیھما میں "یا یا" کے تکرار سے اس کی مشکوکیت ظاہر ہے۔" (الفضل ایضاً صفحہ ۷ کالم نمبر ۱)

مسلمان | ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیجئے۔ کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۷ سطر ۹ و ۱۰ میں ہے۔

"اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی سال ہوگی اور یا یہ کہ پانچ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔"

مرزائی | حدیث نبویؐ کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ مسیح موعود فج الروحاء سے احرام باندھیں گے اور یہ بات بعد نزول من السماء ہوگی اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یا بعد نزول پر صراحتاً یا اشارتاً دلالت کرتا۔ نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیھلن بفج الروحاء کا ترجمہ "فج الروحاء سے" غلط ہے بلکہ "فج الروحاء میں" چاہیئے۔ اگر حضور علیہ السلام کا منشاء مبارک یہ ہوتا کہ فج الروحاء سے تلبیہ شروع کرینگے یا کرتے ہیں تو "من فج الروحاء" فرماتے۔"
(الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۲)

مسلمان | (الف) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۰۸ پر لکھا ہے۔

"وھذا یکون بعد نزول عیسیٰ من السماء فی آخر الزمان"

(ب) مرزائیوں کی مشہور معروف کتاب "عسل مصفےٰ" حصہ اول صفحہ ۲۰۶ پر دیکھو اور تفسیر روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ اور کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸ پر لکھا ہے۔

"احمدؒ بن حنبل نے ابوہریرہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑ دیگا اور نماز اس کے لئے جمع کی جائے گی اور مال دیگا لیکن قبول کوئی نہیں کریگا اور خراج اٹھا دیگا اور روحاء میں اتریگا اور وہاں حج یا عمرہ کریگا یا دونوں کو جمع کریگا۔"

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم نزول فرمانے کے بعد حج کریں گے۔

(ج) دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبویؐ میں "من فج الروحاء" بھی آیا ہے۔ جیسا کہ مسند احمد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ پر ہے۔ "عن حنظلۃ الاسلمی انہ سمع ابا ھریرۃ یحدث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم من فج الروحاء بالحج او العمرۃ او لیثنیھما"

مرزائی | "حضرت خلیفۃ المسیح اول اس کی تطبیق یوں فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کشف ہے جس میں آپ نے حضرت موسےٰ اور حضرت یونس علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی ان میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے۔" (رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۳ء + ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء صفحہ ۳۳ + الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷)

مسلمان | بیشک مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ و ۲۱۸۔ باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء فصل اول میں حضرت ابن عباسؓ سے بحوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی ازرق میں حضرت موسےٰؑ کو اور وادی ہرشے میں حضرت یونسؑ کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا ہے مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ "قال کانی انظر الی موسیٰ" (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسےٰ کی طرف) اور الفاظ "قال کانی انظر الی یونس" (فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونسؑ کی طرف) اس پر دال ہیں مگر صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۹۴ + مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ و ۲۹۰ و ۵۱۳ و ۵۴۰ و مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ + کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸ میں کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں۔ "قال کانی انظر الی عیسےٰ"۔ پس حضرت موسےٰ کلیم اللہ اور حضرت یونس نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

مرزائی | "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح وادی ازرقا سے گذرتے ہوئے حضرت موسےٰ کو حج کے لئے جاتے دیکھا۔ ثنیہ ہرشے میں حضرت یونس کو لبیک کہتے سنا ایسا ہی حضور نے فج الروحاء سے گذرتے حضرت مسیح کو لبیک کہتے سنا اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنے بغیر کسی تاویل کے یہ ہوں گے کہ بخدا ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا ہر دو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں۔" (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷)

مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کلام ی یفسر بعضہ بعضا کہ میری کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صٹ کالم نمبر ۲) مسند احمد شریف اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت علیہ السلام سے اس بارے میں آئی ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ قادیانی مولوی صاحب کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد حج کریں گے۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۶۸ منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶ اور حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۳ میں حدیث نبوی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے آتریں گے لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا صاحب نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۸۸ و ۸۹ پر یہ حدیث نقل کی ہے مگر الفاظ من السماء نقل نہیں کئے ہیں اس جگہ مرزا صاحب نے امانت سے کام نہیں لیا ہے۔ اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے ما کان لنبی ان یغل۔ یعنی کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ خیانت کرے۔ اس معیار قرآنی کی رو سے مرزا صاحب قادیانی اپنے دعووں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

مرزائی حج کے معنے راستہ کے ہیں اور روحاء سے مراد راحت والا یعنی امن کا راستہ مراد اسلام ہے یعنی مسیح موعود اسلام کے راستہ میں کمر باندھیگا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی یا دونو جمع کریگا د جمالی اور جلا ل دو نو رنگ میں آئے گا۔

وجہ اول یہ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کشف ہے جو تعبیر طلب ہے . . . پس آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ جب مسیح ابن مریم آئیگا تو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فیوض و انوار نازل ہوں گے اللہ اسے علم لدنی عطا کیا جائیگا۔ اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائینگے جس کی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکیگا اور آپ کے ذریعے سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہوگا۔ اور آپ کو دو بیماریاں ہوں گی جیسا کہ حدیث میں ان بیماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا گیا ہے"

(ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۳۵، ۳۶)

مسلمان مرزائی مولوی کے الفاظ ہیں "جمالی اور جلالی دو نو رنگ میں آئیگا" مگر مرزا صاحب قادیانی نے اربعین نامی کتاب میں لکھا ہے۔

"اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۶)

"اور کوئی شخص زمین پر ایسا در ہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔ جو عیسےٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵)

(۲) صحیح مسلم اور مسند احمد میں حدیث نبویؐ میں الفاظ "والذی نفسی بیدہ" آئے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی حدیث نبویؐ واقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذ پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے"

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ ۴۴ کا حاشیہ)

میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے

حافظ آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حافظ آباد کے رہنما حافظ عبدالوہاب جالندھری قاری غلام رسول اور محمد رشید اختر نے مشترکہ بیان میں حکومت پر زور دیا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اور ان کی ملک و اسلام دشمن سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے۔

علاقہ بلوچنی والا میں کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا گیا

علاقہ بلوچنی والا میں عرصہ دراز سے مرزائیوں کی عبادت گاہ پر لکھا ہوا کلمہ انتظامیہ نے محفوظ کر دیا ہے شاہ کوٹ کے حافظ حبیب اللہ، ملک علی محمد وغیرہ نے مرزائیوں کے خلاف کاروائی کی تھی۔ اور بعد میں ننکانہ صاحب کے جناب متین خالد کی درخواست پر جڑانوالہ کے صحافی ملک غفار احمد نے اپنی خدمات پیش کیں۔ حافظ حبیب اللہ اور ملک علی محمد وغیرہ نے اس کلمہ طیبہ کی بنیاد پر مرزائیوں کے خلاف زیر دفعہ 298ج مقدمہ درج کروا کے مرزائیوں کیخلاف کاروائی کی۔ مگر بعد میں مرزائیوں نے پھر دوبارہ کلمہ طیبہ لکھ دیا۔ اور ڈیڑھ سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود حافظ حبیب اللہ اور ملک علی احمد وغیرہ اس کلمہ کو محفوظ کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ بعد ازاں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن کی ہدایت پر صدر ختم نبوت غفار احمد ملک نے انتظامیہ کے ساتھ خود مذاکرات کئے۔ اور کلمہ طیبہ کو محفوظ کرا دیا۔ اور مرزائیوں کے خلاف کاروائی کے لئے مذکورہ علاقہ میں مجسٹریٹ کو بار بار بھجوایا۔

جڑانوالہ کے متعدد علاقوں میں قادیانیوں کا بائیکاٹ

جڑانوالہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما غفار احمد کی اپیل پر علاقہ ۵۶۲ و ۵۶۵ کے مسلمانوں نے مرزائیوں کا ہر قسم کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور ان سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنے والے کے خلاف بھی کاروائی کی جائے گی۔ علاقہ ۵۶۳، ۵۶۵، اور دیگر قرب و جوار کے علاقوں میں بھی اسی تحریک پر زور و شور سے عمل ہو رہا ہے۔

نسیم قادیانی کو اقوام متحدہ سے واپس بلایا جائے — مولانا اسماعیل شجاع آبادی

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نسیم قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کرنے پر زبردست احتجاج کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے ایک متعصب ترین قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا نمائندہ مقرر کر کے جہاں کروڑوں اسلامیان پاکستان کی دل آزاری کی ہے۔ وہاں اپنی پارٹی کے بانی راہنما اور قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں ۱۹۷۴ء میں ہونے والے آئینی ترمیم کی عملی طور دھجیاں بکھیری ہیں۔ انہوں نے ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ نسیم احمد قادیانی کو اقوام متحدہ سے واپس بلایا جائے۔ انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ مسلمانان پاکستان کے حساس دینی جذبات سے کھیلنا بند کر دے۔

قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والے قادیانی ملزموں کو گرفتار کیا جائے

لاہور (پ ر) طلبہ تحریک تحفظ ناموس رسالت جامعہ پنجاب کے صدر محمد صابر شاکر نے چونڈہ میں قادیانیوں کی طرف سے مسجد اور قرآن پاک کی بے حرمتی کئے جانے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے اس واقعہ کے ذمہ دار قادیانیوں کے خلاف سخت کاروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پنجاب حکومت کیطرف سے اپنے صد سالہ جشن پر پابندی کے بعد قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعات کے ذریعے پنجاب کے حالات کو خراب کرنے کی سازش تیار کر چکے ہیں۔ اسی سازش کے تحت گذشتہ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں پنجاب کے کئی شہروں میں قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک کی توہین کی جا چکی ہے۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ قرآن پاک اور مسجدوں کی بے حرمتی کے مرتکب تمام قادیانی ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کر کے انہیں سخت ترین سزا دی جائے۔

> **اعلان تعطیل**
>
> آئندہ ہفتہ کا شمارہ بوجہ تعطیلات عید الاضحیٰ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ نوٹ فرما لیں۔
>
> (ادارہ)

باہوکھوسہ میں یوتھ فورس کا جلسہ

ختم نبوت یوتھ فورس ضلع جیکب آباد کی جانب سے سندھ کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ انوار العلوم باہوکھوسہ کے امروٹی ہال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی علماء کرام، وکلاء، طلباء، تاجر اور ان کے علاوہ ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے صوبائی صدر اور سینئر مرکزی نائب صدر یعقوب کھوسہ ختم نبوت یوتھ فورس کے ممتاز طالب علم راہنما سندھ کے صوبائی سیکرٹری جنرل اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ فورس کے ضلعی راہنما بشیر احمد بلوچ، غلام نبی مگسی، مقامی یونٹ کے صدر الطاف احمد بلوچ، حافظ عرض محمد، قاری مولوی سعید احمد صاحب، نے خطاب کیا۔ جب کہ آخری نشست میں مقامی علماء کرام مولانا محمد رحیم، مولانا عبدالقادر، عبدالرحیم برڑگا، یونین کونسل باہوکھوسہ کے کونسلر تاجر راہنما حاجی فیض محمد کھوسہ صاحب نے خطاب کیا۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں قادیانی سرگرمیاں
مسلم طلباء میں بیداری شیزان کا بائیکاٹ
مسلم طلباء کا قادیانیوں کے ساتھ کھانا کھانے سے انکار

محمد قدیر شہزاد پنجاب یونیورسٹی - لاہور

پاکستان کے دل شہر لاہور میں واقع ملک کی عظیم ترین پنجاب یونیورسٹی میں اس وقت تقریباً تین سو قادیانی طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کرنے کی آڑ میں اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

رب ذوالجلال کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جامعہ پنجاب میں کچھ طلباء نے اس مسئلہ کی نزاکت کو محسوس کیا اور قادیانی سرگرمیوں کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنے کے لئے طلبہ تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ کی تشکیل عمل میں آئی۔ اور اس طرح جامعہ پنجاب کے مسلم طلبہ وطالبات کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور خطرناک عزائم سے روشناس کرانے کے عظیم مشن کی ابتداء ہوئی۔ تحریک نے اپنے ابتدائی مرحلے میں جامعہ پنجاب کے قادیانی طلبۂ وطالبات کی کڑی نگرانی شروع کر دی اور اسی نگرانی کی وجہ سے بعض ایسی قادیانی سرگرمیوں کا بھی پتہ چلا جو اس سے پہلے مسلم طلبۂ وطالبات اور پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ کی نظروں سے پوشیدہ تھیں مثلاً یہ کہ پنجاب یونیورسٹی کے شمال مشرق کی طرف واقع گارڈن ٹاؤن میں موجود قادیانی عبادت گاہ میں تقریباً ہر ہفتے جامعہ پنجاب کے قادیانی طلبۂ وطالبات کا اجتماع ہوتا ہے اور اسی قادیانی عبادت گاہ کے منتظمین کی خصوصی ہدایت پر قادیانی طلبۂ وطالبات نے اپنے مذہب باطلہ کی تبلیغ کا کام شروع کر رکھا ہے۔

تحریک نے قادیانی لٹریچر کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحریک کے زیر اہتمام شائع شدہ درج ذیل پمفلٹ فوری طور پر پنجاب یونیورسٹی کے ہر طالب علم تک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔ ۱۔ عاشقان رسولؐ کہاں ہیں۔
۲۔ چہرہ قادیانیت ۳۔ آستین کے سانپ
۴۔ اے مسلمانو! قادیانی قرآن بدل رہے ہیں۔
۵۔ جامعہ کے مسلم طلبۂ وطالبات کی غیرت کا امتحان۔

الحمد للہ مذکورہ پمفلٹوں میں سے ابتدائی تین پمفلٹ جامعہ کے ہر طالب علم تک پہنچائے جا چکے ہیں۔ اسی دوران تحریک کا ایک وفد وائس چانسلر سے بھی ملا اور قادیانیوں کی جامعہ میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کے سدباب کا مطالبہ کیا۔ طلبۂ تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ کو سرگرم عمل ہوتے دیکھ کر جب قادیانیوں کو اپنی دال گلتی ہوئی نظر نہ آئی تو انہوں نے ایک طلبۂ تنظیم پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ اور یوں حکومت پنجاب کی طرف سے الیکشن شیڈول کا اعلان ہوتے ہی قادیانی طلبہ وطالبات نے پی ایس ایف کی حمایت میں الیکشن کی بھرپور طریقے سے تیاریاں شروع کر دیں۔

تحریک نے اس موقع پر لٹریچر تقسیم کیا پورے کیمپس کی دیواروں کو پوسٹروں سے بھر دیا گیا جن کے ذریعے قادیانیوں کے عزائم کی وضاحت کر کے مسلم طلبہ وطالبات سے قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کو مسترد کرنے کی اپیل کی گئی تھی قادیانیوں نے بعض دفعہ غنڈہ گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تحریک کے پوسٹر بھی پھاڑ دیئے لیکن تحریک کے کارکنان اس پر بھی مکمل طور پر پرامن رہے اسی دوران تحریک کے زیر اہتمام ہاسٹل نمبر ۸ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس سے تحریک کے مقامی قائدین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے لاہور کے راہنما جناب طاہر رزاق نے خطاب کیا۔ مقررین نے پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کی طرف سے قادیانیوں کی سرپرستی کی شدید مذمت کی۔ مقررین نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ ہمارا تعلق کسی طلبۂ تنظیم کے ساتھ نہیں موجودہ طلبہ یونینوں کے الیکشن میں ہم مکمل طور پر غیر جانبدار ہیں۔ لیکن اسلام اور پاکستان دشمن قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والے سن لیں کہ ہماری جنگ قادیانی اور قادیانی نواز دونوں سے ہے جوں جوں الیکشن کا دن قریب آ رہا تھا مسلم طلبہ کی جانب سے پی ایس ایف پر قادیانیت نوازی ترک کرنے کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ لیکن پیپلز اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے اراکین نے اپنی قادیانیت نوازی نہ چھوڑی بالآخر ۹ فروری ۱۹۸۵ء کو پنجاب یونیورسٹی کی طلبۂ یونین کے الیکشن نے قادیانی اور قادیانی نوازوں کو بدترین ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ چند دنوں بعد یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے الیکشن ہونے چاہئیے تو یہ توقع تھی کہ پی ایس ایف اپنی قادیانی نوازی ترک کرتے ہوئے مسلم طلبۂ وطالبات کے جذبات کا احترام کرے گی تاکہ اس دفعہ شکست سے بچ سکتی لیکن پی ایس ایف نے اس دفعہ پھر قادیانیت نوازی کا بھرپور ثبوت دیتے ہوئے مختلف شعبہ جات میں مسلم طلبۂ وطالبات کی نمائندگی کے لئے قادیانیوں کو امیدوار نامزد کیا۔ پی ایس ایف کے اس فیصلے کی مذمت کی جانے لگی اور یوں ایک بار پھر یونیورسٹی کے شعبہ جات کے الیکشن میں جامعہ کے اسلام کے شیدائی طلبۂ وطالبات نے مرزائی اور مرزائی نواز دونوں کو مسترد کر دیا۔ الیکشن کے دن یونیورسٹی کی عمارت طلبۂ کے فلک شگاف نعروں "مرزائی کا جو یار ہے، اسلام کا غدار ہے" سے گونجتی رہی اس بھرپور جدوجہد کے نتیجے میں اس وقت صورت حال یہ ہے کہ جامعہ میں قادیانی سرگرمیاں مکمل طور پر بند ہو چکی ہیں۔ قادیانی طلبۂ کے بائیکاٹ کی مہم بھی جاری ہے ہاسٹل نمبر ۵ میں مسلمان طلبۂ نے حضور اکرمؐ سے اپنی گہری عقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ میس میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح ہاسٹل نمبر ۵ میں قادیانی طلبہ کے مسلمانوں کے میس سے کھانا کھانے پر پابندی لگ چکی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں طلبۂ وطالبات کے تقریباً ۲۰ ہاسٹلز ہیں۔ ان تمام ہاسٹلز کی کینٹینوں، یونیورسٹی کی تمام فروٹ شاپس، شعبہ جات کی تمام کینٹینوں، شاپنگ سنٹروں اور یوٹیلٹی سٹور پر نہ صرف مرزائیوں کی مشروب ساز فیکٹری شیزان کی مصنوعات کثرت کے ساتھ فروخت ہوتی تھیں بلکہ ان تمام شاپس کے اندر دیواروں پر شیزان کی مصنوعات کی پبلسٹی بھی کی گئی تھی۔ طلبہ یونین کے الیکشن کے فوراً بعد طلبہ تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ کی بھرپور جدوجہد اور طلبۂ کے پرزور اصرار پر منتخب یونین نے پنجاب یونیورسٹی سے شیزان کی مصنوعات کے اخراج کا اصولی طور پر

فیصلہ کرلیا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ پنجاب سے شیزان مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے اور شیزان کی پبلسٹی والی دیواروں اور بورڈ کو بھی صاف کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔

طلبہ تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ جامعہ پنجاب کے اراکین نے نو منتخب یونین اور ناظم اسلامی جمعیت طلبہ جامعہ پنجاب کے شیزان کے اخراج کے اس فیصلے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ربوہ میں قادیانیت چھوڑنے والوں کا تحفظ کیا جائے

مولانا خدا بخش

ربوہ۔ خطیب جامع مسجد محمدیہ ریلوے سٹیشن مولانا خدا بخش نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں جو لوگ مرزائیت چھوڑ کر مسلمان ہوں۔ ان کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے کہا حکومت کا فرض ہے۔ جو آدمی مسلمان ہو اس کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ انہوں نے کہا گزشتہ دنوں بشیر احمد نامی ایک شخص جو ربوہ میں رہتا ہے۔ مرزائیت چھوڑ کر مسلمان ہوا۔ اس کے بعد مرزائیوں نے اس پر مسلح حملہ کیا۔ وہ شدید زخمی ہوا مرزائیوں نے اقصیٰ چوک میں دن دہاڑے اس سے نقدی وغیرہ چھین لی۔ اور زدوکوب کیا۔ یہ شخص انتظامیہ کے پاس گیا مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ انہوں نے کہا ہم نے کوشش کر کے مرزائیوں کے خلاف پرچہ درج کرایا لیکن مرزائی ضمانتیں کرا کے دندناتے پھر رہے ہیں۔ اور اس نو مسلم کو دھمکیاں دیتے ہیں۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے۔ اور خصوصاً ربوہ کی انتظامیہ کا کہ جو آدمی مرزائیت چھوڑ کر مسلمان ہو۔ اس کو پورا تحفظ دیا جائے۔

جابہ ضلع خوشاب میں ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ حافظ محمد حیات

جابہ ضلع خوشاب وادی سون سکیسر میں ایک اہم مقام ہے۔ جہاں مرزائیوں نے مرزا محمود کے حکم پر اپنا گرمائی ہیڈ کوارٹر النخل کے نام سے بنایا ہے۔ اکابرین مجلس حضرت امیر شریعت، قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی، مولانا لال حسین اختر نے سون سکیسر کا دورہ کر کے علاقے کے عوام کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا۔ علاقے کے غیور مسلمانوں نے مرزائیت کا جنازہ نکال دیا۔ اور مرزائی اپنا بوریا بستر سمیٹ کر واپس ربوہ آ گئے۔ عالمی مجلس ختم نبوت کا دفتر جامع مسجد ختم نبوت اور مدرسہ پورے علاقہ کے لئے تبلیغ کا مرکز ہے۔ ہر سال وہاں ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے۔ امسال بھی یہ کانفرنس نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش خطیب ربوہ، مولانا محمد اکرم طوفانی، قاری محمد سعید عثمانی، مولانا عبد الحمید فاروقی، قاری سعید احمد خوشاب تمامی محمد رضا، اور قاضی عبد المالک جباوریاں نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں اور تبلیغ سے مرزائیت پوری دنیا میں ذلیل ہو رہی ہے۔ مولانا خدا بخش خطیب ربوہ نے اپنی تقریر میں مرکزی حکومت اور پنجاب حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی نوازی چھوڑ دو۔ اور قادیانیوں پر اعتماد مت کرو۔ جو لوگ مدینے والے کے وفادار نہیں۔ وہ تمہارے بھی وفادار نہیں ہو سکتے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹاؤ۔ مولانا اکرم طوفانی، قاری سعید احمد خوشاب اور دوسرے مقررین نے بھی مسئلہ ختم نبوت، و حیات عیسیٰ جیسے اہم مسائل پر مفصل بیان کیا اور عوام سے اپیل کی کہ مجلس ختم نبوت سے تعاون کر کے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیں۔

قاضی ذوالفقار احمد کا قادیانی رسالے لاہور سے اعلان لاتعلق

محترم قاضی ذوالفقار احمد نے جو کہ پہلے لاہور ڈائجسٹ ماہنامہ، لاہور، ہفت روزہ کے ایڈیٹر، لاہور رسالہ کے مالک ثاقب زیروی مرزائی کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اپنا دس بارہ ہزار روپے نقصان کر کے ختم نبوت کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے اور اپنا علیحدہ ماہنامہ رسالہ (صباء) ڈائجسٹ کے نام سے نکال لیا۔ انہوں نے ختم نبوت کے مجاہدوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کو ایمان افروز مضمون ارسال کریں۔

ڈاکٹر عبد السلام قادیانی کی بھارت کو مبارکباد،

جنرل اتحاد کے ختم نبوت کے صدر اور پریس رپورٹر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے ربوہ کی پہاڑیوں کو ریڈ ایریا قرار دے کر نیلام کرنے کی کوشش کو ختم کیا جائے۔ اس کے علاوہ اگنی میزائل کے بھارتی منصوبے کے کامیاب ہونے پر ڈاکٹر عبد السلام کی بھارت کو مبارک باد بھی ایک خصوصی رابطے کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر مذکور کی اس مبارک باد پر حکومت سے احتجاج کیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ ڈاکٹر مذکور کو پاکستان اور عرب ممالک میں داخلے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی دشمن طاقتوں کو پاکستان اور عرب ممالک کے راز فروخت نہ کر سکے

مشورے

● بشریٰ خانم ملتان

اپنا پنا لو ★ چھوٹوں کو پیار سے بڑوں کو ادب سے، حاکم کو احتیاط سے۔

★ علم کو شوق سے، ماتحت کو نرمی سے دولت کو تجارت سے، صحت کو ورزش سے،

مت بھولو ★ وعدے کو، قرض کو، دشمن کو، موت کو، زیر کر لو ★ غربت کو قناعت سے، مصیبت کو صبر سے دشمن کو احسان سے،

امید نہ رکھو ★ جوانی کی خوبصورتی سے۔ امیر کی دولت سے، جھوٹ کی تعریف سے،

حسنِ معاشرت دین کا اہم جز ہے

● محمد شارق نہالے

" خلاصہ تمام آدابِ معاشرت کا یہ ہے کہ اپنے قول و فعل یا حال سے دوسرے کی طبیعت پر کوئی بار یا پریشانی نہ ڈالیں۔ باہمی الفت و اتفاق میں جو کمی ہو۔ اس کا بڑا سبب سوء معاشرت بھی ہے۔ بعض وجوہ سے آدابِ معاشرت عبادات سے بھی ضروری ہیں۔ عبادات کے خلل سے اپنا ہی ضرر ہوگا اور معاشرت کے خلل سے دوسروں کا ؟ اور دوسروں کو ضرر پہنچانا اشد ہے۔ اپنے ضرر سے "

از ارشاد حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی ؒ

نوجوان فلمی مشاغل ترک کر دیں

★ محمد جاوید گجر باغی میرا مانسہرہ

آج کل جو لڑکوں کو گھر سے پیسے ملتے ہیں۔ وہ جا کر ویڈیو کی دکان سے وی سی آر لے آتے ہیں۔ اور ایک جگہ بیٹھ کر سگریٹ بھی پیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ کافی خراب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر ان کو ضرورت کے مطابق پیسے ملیں۔ تو وہ ان تمام برے کاموں سے بچ جائیں۔ میری یہ بھی عرض ہے کہ والدین اپنے بچوں کو ضرورت کے مطابق پیسے دیں۔ میرے پاس بھی دیے ہوتے ہیں۔ تو مجھے بھی دوست کہتے ہیں۔ آؤ جاوید فلم دیکھتے ہیں۔ مگر میں ایسا کام نہیں کرتا۔ کیوں کہ میں ایسے کاموں سے آوارہ ہو جاؤں گا۔ اور اس کام سے میرے والدین اور بہن بھائیوں کو کافی تکلیف پہنچے گی۔ آخر میں ان تمام دوستوں اور مسلمان بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ایسے تمام مشاغل ترک کر دیں اور اللہ اور رسول ؐ کے بتائے ہوئے کام سر انجام دیں۔ جن سے ان کو اور ان کے والدین کو آخرت میں فائدہ ہو۔ کیوں کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اچھی باتیں

★ ملک محمد بشیر ساجد دلیوالہ

● نیک ہمسایہ دور کے بھائی سے اچھا ہے۔ بنیادی اینٹ اگر ٹیڑھی رکھی جائے۔ تو پھر آسمان تک دیوار ٹیڑھی جائے گی۔

● امیر کے در پر فقیر برا ہے۔ لیکن فقیر کے در پر امیر بھلا ہے۔

عقلمند سوچ کر بولتا ہے۔ اور بیوقوف بول کر سوچتا ہے۔

نونہال ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے بچیوں، طلباء و طالبات کا صفحہ

معلومات

● محمد رفیق دہم ڈی کالیہ

★ آنحضرت ؐ کے نانا کا نام وہب تھا۔

★ برصغیر کے پہلے مسلمان بادشاہ کا نام قطب الدین ایبک تھا۔ جو ۱۲۰۶ء میں تخت نشین ہوا۔

★ جاپان میں ناگاساکی پر ۹، اگست ۱۹۴۵ء کو ایٹم بم گرایا گیا۔

★ ٹیپ ریکارڈ کے موجد کا نام ڈیمارک ہے۔

★ شیر شاہ سوری نے شاہراہ اعظم کو تعمیر کرایا تھا۔

★ شاہ ولی اللہ نے سب سے پہلے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا۔

★ پاکستان میں ریلوے لائنوں کی لمبائی ۵۴۴۲ میل ہے۔

نعت پاک بحضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا گنہا ہوں پہ نادم جو میں سدا، آقا
قبول حق ہو مری ایک اک دعا آقا
وفورِ شوقِ زیارت میں کھو گیا ایسا
زباں پہ آتا نہیں حرفِ مدعا آقا
گلوں سے کیوں نہ مجھے رغبتِ خصوصی ہو
اک دن سے آتی ہے اک نکہت جدا آقا
یہی حقیقتِ معراج ہے کہ سنتا ہوں
زمیں تا بہ فلک میں تری صدا آقا
اک ایک جا پہ ہے امت عجیب پریشاں حال
ہو اس پہ چشم کرم بخش دے خطا آقا

ندیم نیازی

اسلام کے پیڑ پر اثر انداز ہونے والا کیڑا

● ندیم شفیع بزرگ لائن کراچی

جب کوئی پودا لگایا جاتا ہے۔ تو پہلے صرف ایک بیج بویا جاتا ہے۔ جس سے پہلے دو پتے اور بعد میں تنا نکلتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور اس کے پتوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر یہ پھول دینے لگتا ہے۔ جو پھلوں میں بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اتنے پتے ہو جاتے ہیں۔ جنہیں کو گننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اتنے پھول اور پھل ہو جاتے ہیں جن کو توڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ درخت ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔ جس کو کاٹنا بھی ایک مشکل کام ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کبھی اس پر نقصان دہ کیڑے بھی حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ جن کو ابتداء میں ہی ختم کیا جائے تو درخت کی حفاظت رہتی ہے۔

یہی حال ہمارے مذہب کا ہے۔ جس کا بیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بویا۔ جس کی ابتدائی شاخیں خلفاء راشدین اور صحابہ کرام ہیں۔ انہوں نے اپنی محنت سے کئی اور لوگوں کو اس لافانی مذہب کی جانب راغب کیا اور پھر ان ڈالیوں سے ہی ایسے پھول یعنی علماء کرام اور صوفیائے عظام بھی پیدا ہوئے جنہوں نے اس دنیا کے کونے کونے پر اسلام کو پہنچایا۔ اور لوگوں کو اللہ کے نزدیک کرتے گئے۔ مگر ساتھ ساتھ اس اسلامی پیڑ پر گندے کیڑے بھی حملہ آور ہوئے جو اپنے آپ کو پیغمبر ثابت کرنے لگے۔ یہ کیڑے اسلام کے ابتدائی دور میں پائے گئے۔ مگر ان کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ مگر جب مسلمان غلام تھے۔ اور اپنی آزادی کے حصول کے لیے کوشاں تھے۔ تو ایسے میں کچھ ناسوروں نے سوچا کہ یہی وقت ہے۔ جب ان کے علماء کرام ان کو آزادی کا درس دے رہے ہیں۔ اگر ان مسلمانوں کے ایمانوں کو کمزور کر دیا جائے۔ تو اس سے بہتر اور بات کیا ہوگی۔ قادیان شہر میں ایک بدنصیب گھرانہ، جس نے آگے چل کر ذلت، رسوائی اور شرمندگی اٹھانی تھی۔ اور اس گھرانے میں ایک ایسا گندہ اور شیطانی ذہن رکھنے

والا خبیث النفس اور انسان کے روپ میں حیوان پیدا ہونا تھا ۔ جو آگے چل کر دین کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا ماں باپ نے نام غلام احمد رکھا ۔ مگر اس ناسور نے اپنے آپ کو احمد قرار دیکر نعوذ باللہ پیغمبر بنا لیا ۔

پھر اسلام کے اس پیڑ کو کیڑا قادیان کے گندے نالے کے ذریعہ آئے ہوئے پانی سے لگا ۔ جس نے اندر ہی اندر اس پیڑ کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کی ۔ مگر کب تک جھوٹ دینی ہو یا دنیاوی ہو کب تک چھپ سکتا ہے ۔ کچھ لوگوں اور صوفیائے کرام کو اس کا پتہ چل گیا ۔ اور اس پر ایک مہم شروع ہوئی ۔ مگر ابتدائی دنوں میں اس جہاد میں ناسوروں نے چھپ چھپ کر مسلمانوں پر حملے کئے ۔ اور ان مسلمانوں کو شہید کر دیا ۔ جو ان کے اصل روپ کو تاڑ گئے تھے ۔ لیکن یہ گندہ کیڑا جس گندے نالے سے اٹھا اسی گندمیں غرق ہو گیا ۔ یعنی قادیان کے گندے نالے سے اٹھا اور اور لیڈرون کے گٹر پر ختم ہو گیا ۔

مگر اس کے پیچھے گندے جراثیم یعنی نسل بھی پیدا کر گیا ۔ جس میں اس کا پوتا مرزا طاہر آج کل زندہ ہے ۔ ابھی تک اپنے اس گندے دماغ کی اور گندی تعلیمات کا بھی نہیں پتا ۔ کبھی اس کو امام مہدی کہے گا ۔ اور کبھی پیغمبر (نعوذ باللہ)

اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس ناسور کی دبی ہوئی اندھی تعلیمات اسلام کی روشن اور چمکدار اور روشن تعلیمات کے مقابلے میں ماند اور پھیکی پڑ جاتی ہیں ۔ سچائی ہمیشہ حاوی ہوتی ہے ۔ اور جھوٹ ہمیشہ مٹنے کے لئے ہے ۔ اسی گندے کیڑے پر مسلسل اسپرے کیا گیا ۔ اور مسلمان عنقریب یہ خوشخبری سنیں گے ۔ کہ قادیانی قادیان کے گندے نالے میں غرق ہو گئے ۔

بقیہ :- عورت کے دو روپ

والدین کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کو ہر مرتبہ دیکھنے کے بدلہ میں مقبول حج کا ثواب لکھ دیتا ہے ۔ (مسلم)

صحابہؓ نے عرض کیا ، یا رسول اللہ ! اگر ہر دن سو مرتبہ دیکھے ، آپ نے فرمایا " ہاں " اللہ تعالٰی تمہارے اس گمان سے کہ ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب نہیں لکھتا بزرگ اور پاک ہے " حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر دس باتوں کی وصیت فرمائی ۔ منجملہ ان دس باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی ۔

اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو ، اگرچہ وہ تم کو تمہارے مال اور اہل سے جدا ہو جانے کا حکم دیں (مشکوٰۃ)

اسلام کی عالمگیر تعلیمات اور اس کی وسعت کا علم اس سے ہوتا ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا ہے جس میں ہمارے لئے رہنما اصول نہ ہوں ، آپ نے ماں اور اس کے ضمن میں باپ سے متعلق اسلامی تعلیمات و ہدایات کا مطالعہ کیا ۔ اسلام نے خالہ کے ساتھ کس طرح سلوک کرنے کا حکم دیا ہے ، وہ بھی سن لیجئے ۔

ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ! مجھ سے ایک گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہو گیا ہے ، کیا میرے لئے توبہ ہے ؟

آپؐ نے پوچھا کیا تیری کوئی ماں ہے ؟

اس نے جواباً عرض کیا ، " نہیں "۔

آپؐ نے دریافت فرمایا ، کیا تمہاری خالہ ہے ؟

اس نے جواب دیا ۔ " ہاں موجود ہے " ۔

آپؐ نے فرمایا ، جاؤ خالہ سے عمدہ سلوک کرو اور اچھا معاملہ کرو ۔ (مشکوٰۃ)

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ گناہ کبیرہ سے نجات اور معافی کے لئے توبہ شرط ہے ، ہو سکتا ہے اس واقعہ میں سائل نے کسی صغیرہ گناہ ہی کو کبیرہ سمجھ لیا ہو جس کی آپؐ نے یہ دوا تجویز فرمائی ۔

اسلام نے قتل و قتال اور تفریق کو مٹانے کی حتی الامکان کوشش کی ہے اور اس سلسلہ میں معیار بزرگی اور بڑائی تقویٰ کو قرار دیا ہے ۔

قرآن کہتا ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (حجرات)

تم میں خدا کے نزدیک معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے ۔

اسی بنیاد پر اسلام نے مسلمان ماں کے ساتھ ساتھ مشرک ماں کے ساتھ بھی حسن سلوک اور عمدہ معاملہ کرنے کا مسلمانوں کو حکم دیا ہے ۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں ، میری ماں جو مشرک تھیں میرے یہاں ملاقات کے لئے آئیں ، میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں ؟ آپؐ نے فرمایا ہاں یعنی ان کے ساتھ اچھا سلوک اور صلہ رحمی کرو ۔ (مشکوٰۃ)

اس باب کو ختم کرتے ہوئے مولانا روم کا وہ شعر بھی نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس میں انھوں نے ماں باپ کی خدمت کرنے کے فلسفہ کو اپنانے کی تلقین کی اور بس ۔

خدمت مادر ، پدر کن صبح و شام
تاکہ باشی در دو عالم نیک نام

بقیہ :- رشتہ داروں کے حقوق

تعلق تھا ۔ ان سے معافی مانگی ، دونوں نے ایک دوسرے کو معاف کر دیا ۔ پھر وہ صاحب رسول اللہؐ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کی رحمت ایسی قوم پر نازل نہیں ہوتی ۔ جس میں قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص موجود ہو (اصفہانی)

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے ایسی قوم پر نازل نہیں ہوتے ۔ جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو (طبرانی)

بقیہ :- ۱۷ اگست کا حادثہ

کے اقتدار کے خلاف مرزا طاہر کی ہدایت پر منصوبہ بنا چکے ہیں ۔ اور صدر ضیاء مرزائیوں کے نرغے میں ہیں کسی بھی وقت کوئی حادثہ ہو سکتا ہے ۔ اس لئے صدر ضیاالحق صاحب کو چاہیئے کہ وہ مباہلہ پر نہیں بلکہ اس کے پس منظر پر غور کریں ۔

آج سے چند سال پہلے مرزائیوں نے یہ افواہ اڑائی تھی کہ صدر ضیاء فلاں مہینے میں قتل ہو جائیں گے ۔ اور ان کا قتل (نام نہاد) احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہو گا ۔ مرزائیوں کا وہ بھی منصوبہ تھا ۔ جس میں وہ ناکام ہو گئے ۔ اسی لئے مرزا طاہر کے نئے چیلنج سے ہمیں کسی خطرناک منصوبے کی بو آتی ہے ۔

بقیہ:- بزم

نے میرے اندر قادیانیت کے خلاف جذبہ پیدا کیا ہے۔ اور میرے اندر اسلامی افکار پیدا ہوئے ہیں جن کے لئے میں آپ لوگوں کا بے حد شکر گزار ہوں آج کے بعد میں اور میرے تمام دوست واحباب شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ میری اللہ تبارک و تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ اس ہفت روزہ کے قاریوں میں اضافہ کرے۔

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز

FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY

ممتاز زیورات ——— منفرد ڈیزائن

A Perfect Setting for a perfect Woman. Where trust is a Tradition.

ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپیٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپیٹ ○
یونائیٹڈ کارپیٹ ○ ڈیکور کارپیٹ ○ اولمپیا کارپیٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

4 این آر ایونیو۔ ایس ڈی 1 بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

معیاری زیورات خریدتے وقت

حسین سنز جیولرز

کا نام ضرور یاد رکھیں

521809 — 521491

حسین سینٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیکر مجلس کے فنڈ کو مضبوط بنائیں

اس لیے کہ!

ملک کے متعدد شہروں، قادیانیوں کے مرکز "ربوہ" (جسے اب صدیق آباد کہا جاتا ہے) اور لندن کے مرکز ختم نبوت میں ایک درجن سے زائد دینی مدارس قائم ہیں جہاں مقامی و بیرونی ہزاروں طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں۔

بیرون ملک اور اندرون ملک کے سینکڑوں علماء و طلباء کو دشمنان تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی سازشوں، گمراہ کن عقائد سے آگاہ کیا جاتا ہے اور ردِ قادیانیت کا کورس پڑھایا جاتا ہے۔ جن کے تمام اخراجات عالمی مجلس کے بیت المال سے پورے کیے جاتے ہیں۔

عالمی مجلس کا، اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی، باطل قوتوں خصوصاً قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے تبلیغ کا ایک مربوط نظام قائم ہے۔ جس کے تحت پچاس مبلغین شب و روز مصروف عمل ہیں اور پچاس سے زائد دفاتر اس اہم مشن میں مصروف عمل ہیں۔

شعبہ تصنیف و تالیف کے تحت لاکھوں روپے کی لاگت سے عربی، اردو، انگریزی میں لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے جو اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے اسال تحفظ ختم نبوت کے سال کی مناسبت سے دس لاکھ روپیہ کی لاگت سے لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف مقدمات یا قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے عالمی مجلس کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

اندریں حالات

تمام اہل اسلام اور مخیر حضرات کی ذمہ داری ہے کہ وہ عید قربان کے موقع پر اپنی قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال میں جمع کرائیں اور مجلس کے فنڈ کو مضبوط بنائیں۔

منجانب: فقیر خان محمد عفی عنہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں)

رقم ارسال کرنے کا پتہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ۔ فون نمبر : ۴۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ فون : ۷۱۱۶۷۱

نوٹ: کراچی میں قربانی کی کھالیں جمع کرانے کے لیے مختلف مقامات پر مراکز بھی قائم کیے جا رہے ہیں۔ ٹیلی فون کے ذریعہ معلومات حاصل کیجئے۔